www.islamiurdubook.blogspot.com

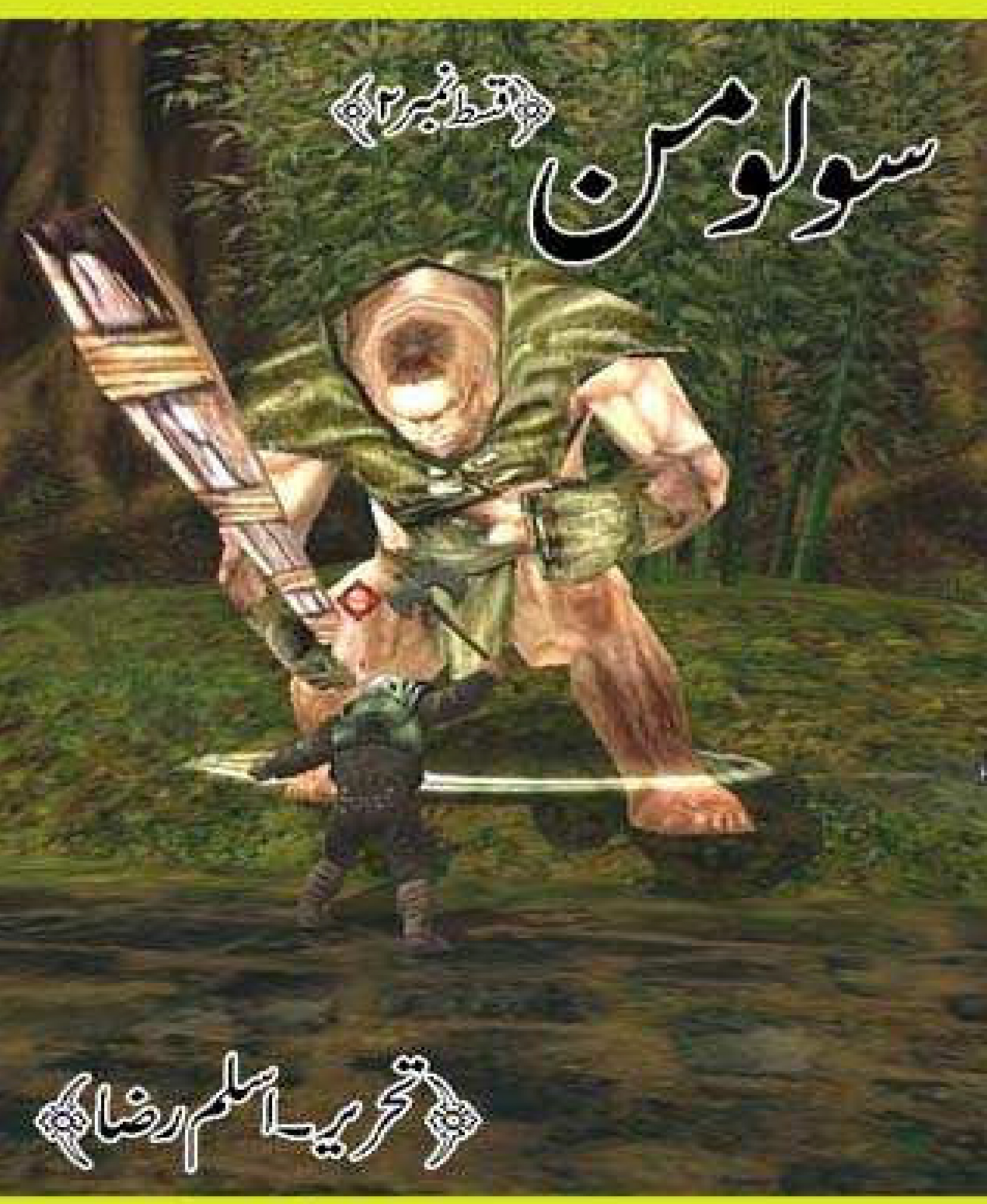

سولومن

قسط نمبر ۲

تحریر اسلم رضا

www.islamiurdubook.blogspot.com

کافی دیر تک میں گم صم سا رہا۔ اتنے میں مجھے ماں کی آواز سنائی دی

"بیٹا! کھانا تو کھالو۔" ماں نے بڑی شفقت سے کہا۔

کیا یہ میری ماں نہیں ہے؟ میں نے اپنے آپ سے سوال کیا۔

نہیں۔ یہ اتنی پیار سے مجھے بلا رہی ہے کھانے کے لئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ میری ماں نہ ہو۔ کیا کوئی غیر کسی اور کے بچے کو اتنے پیار سے بلا سکتا ہے؟

یہی سوچتا ہوا میں کھانا کھانے بیٹھ گیا۔ کھانا کھا کر میں گھر سے باہر نکل آیا اور ادھر ادھر گلیوں میں یونہی گھومتا پھرتا رہا۔ جب سورج غروب ہونے لگا تو میں نے گھر کی طرف رخ کیا۔ گھر میں اماں اور بابا دونوں موجود تھے۔ ٹیلیویژن پر ایک پسندیدہ پروگرام چل رہا تھا۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد پروگرام ختم ہو گیا اور بابا نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ میں بھی تھوڑا بہت ان کا ساتھ

www.islamiurdubook.blogspot.com

دیتا رہا مگر اصل بات یہ تھی کہ میں ان سے اپنے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ بات کیسے شروع کروں۔ اچانک اماں نے ہی پوچھ لیا جو کافی دیر سے میرا جائزہ لے رہی تھیں۔

"سلیمان!۔۔۔کیا بات ہے؟ کچھ گم صم لگ رہے ہو۔ طبیعت تو ٹھیک ہے؟" ان کی آواز میں فکر نمایاں تھی۔

"جی اماں!۔۔۔میں ٹھیک ہوں بس ذرا طبیعت بوجھل سی ہے۔ کوئی خاص بات نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ اصل بات یہ تھی کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ بات کیسے کروں۔ کیا ان کو آیان کے بارے میں بتا دوں یا پھر کسی اور طرح سے بات کروں۔

"اچھا چلو میں کھانا بنا دیتی ہوں۔ تم آج جلدی سو جاؤ۔" اماں نے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ "اللہ نے چاہا تو صبح تک ٹھیک ہو جاؤ گے۔"

"جی اماں" میں نے مختصر سا جواب دیا۔

پھر اماں کھانا بنانے چلی گئی اور بابا مجھے دنیا کے بارے میں اپنے تجربات بیان کرتے رہے۔ یہ ان کی عادت تھی۔ وہ میرے بارے میں بہت فکرمند رہتے تھے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً مجھے اپنے تجربات بتاتے رہتے تھے تاکہ میں ان سے سیکھ کر ایک اچھی اور کامیاب زندگی کا آغاز کر سکوں۔

کھانا کھا کر میں اماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنے بستر پر چلا گیا۔ مگر مجھے نیند کہاں آ رہی تھی۔ کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد میں نے آیان سے مزید معلومات حاصل کرنے کا پروگرام بنایا۔

"آیان!۔۔۔تم موجود ہو؟" میں نے آیان کو آواز دی۔

"جی آقا" فوراً ہی آیان کی آواز آئی۔

"مجھے میرے بارے میں کچھ اور بتاؤ۔" میں نے پوچھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

"آپ حکم کریں۔ آقا"۔ آیان نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

"تم نے بتایا تھا کہ میری ماں کو دشمنوں نے مار دیا۔ وہ دشمن کون تھے اور انہوں نے میری ماں کو کیوں مارا؟" میں نے سوال کیا۔

"یہ مجھے معلوم نہیں آقا" آیان نے اسی طرح مودبانہ انداز میں جواب دیا۔ "میں اسی وقت آپ کی والدہ کے پاس آتا تھا جو وہ مجھے یاد کرتی تھیں۔ ایک بار انہوں نے بلایا تو وہ شدید خطرے میں تھیں اور ان کی حالت بھی اچھی نہیں تھی۔ کچھ دشمن ان کے پیچھے تھیں مگر انہوں نے اپنے گرد حفاظتی حصار کھینچا ہوا تھا۔ مجھے طلب کر کے انہوں نے آپ کو میرے حوالے کیا اور کہا کہ میں آئندہ سے تمہارا غلام اور محافظ رہوں گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنے بزرگ جن حبیب کے پاس لے جاؤں وہی آپ کی پرورش کا کوئی بندوبست کریں گے۔"

"پھر"۔ میں نے آیان کے خاموش ہوتے ہی پوچھا۔

"پھر میں آپ کو لے کر سہراب جن کے پاس گیا۔ انہوں نے آپ کو شاہ صاحب کے پاس بھیج دیا۔ اور پھر شاہ صاحب نے آپ کو آپ کے موجودہ والدین کے حوالے کر دیا کیونکہ وہ بے اولاد تھے۔"

آیان نے بات مکمل کرتے ہوئے جواب دیا۔

"یعنی تم میرے ماں باپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے؟" میں نے دوبارہ اپنے مطلب کا سوال کیا۔

"آپ کے والد کو تو بالکل بھی نہیں۔" آیان نے کہا "ہاں آپ کی والدہ کو میں جانتا تھا کیونکہ انہوں نے مجھے قید کر کے اپنا غلام بنایا تھا۔ کبھی کبھی وہ مجھے بلا کر اپنے کچھ کام کروایا کرتی تھیں۔ بس اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔"

"تو مجھے کون میرے اپنے بارے میں بتا سکتا ہے؟" میں نے بیچارگی

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے عالم میں پوچھا۔

"میں معذرت خواہ ہوں آقا مگر اس سلسلے میں میں کچھ مدد نہیں کر سکتا۔" آیان نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

میں سمجھ گیا کہ آیان کے پاس شاید مزید کچھ بتانے کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے پھر میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر ان نئی معلومات کے بارے میں سوچتا رہا اور مزید الجھتا گیا۔ آخر میں نے تمام سوچوں کو دماغ سے نکالا اور سب کچھ بھول کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ دیر کی کوشش سے آخر کار مجھے نیند آ ہی گئی۔

اگلی صبح اٹھ کر روٹین کے مطابق کالج اٹینڈ کیا پھر واپس آ کر میں نے شاہ جی کو ملنے کا پروگرام بنایا۔ کھانا کھا کر میں شاہ جی کے مدرسے کی طرف نکل پڑا۔ شاہ جی حسب معمول درس میں مصروف تھے۔ مجھے دیکھ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ فارغ ہو کر میرے پاس

www.islamiurdubook.blogspot.com

آئے۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ آج اس وقت پر کیسے آنا ہوا۔ تم تو جانتے ہو کہ یہ وقت میرے درس کا ہوتا ہے۔" انہوں نے پیار بھرے انداز میں پوچھا۔

"میں جانتا ہوں شاہ جی! اور بے وقت تکلیف دہی کے لئے معذرت خواہ ہوں۔" میں نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ "مگر بات ہی کچھ ایسی تھی کہ میں انتظار نہ کر سکا۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا!" شاہ جی نے اسی پیار بھرے لہجے میں کہا۔ "میں تو اس لیے کہہ رہا تھا کہ اس وقت میری مصروفیت کی وجہ سے تمہیں ناحق انتظار کی کوفت اٹھانا پڑتی ہے۔"

"نہیں شاہ جی!۔۔۔ مجھے کوئی کوفت نہیں ہوتی بلکہ اس نورانی ماحول میں آکر خوشی ہوتی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

کچھ دیر ہم دونوں خاموش رہے اور پھر میں نے ہی اپنی بات کی ابتداء کی۔

"شاہ جی! آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا ایک اندیکھا محافظ ہے۔ میں اتفاق سے اس کے ساتھ مخاطب ہو گیا۔ پھر اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک جن ہے۔ مگر میری یہاں پر حاضری کا مقصد کچھ اور معلومات ہیں جو اس نے مجھے دی ہیں میرے اپنے متعلق۔"

جن کے تذکرے پر شاہ جی چونک پڑے۔

"کیا معلومات دی ہیں؟" انہوں نے اشتیاق سے پوچھا۔

"شاہ جی کیا میں رحمت بابا کا بیٹا نہیں ہوں؟" میں نے وہ سوال کر ہی دیا جو بہت دیر سے مچل رہا تھا۔

شاہ جی کچھ دیر سوچتے رہے اور پھر کہنے لگے۔

"کیا تمہیں یہ اس جن نے کہا ہے؟" انہوں نے پوچھا

www.islamiurdubook.blogspot.com

"جی ہاں!" میں نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم تھا کہ ایک نہ ایک دن یہ راز کھل جائے گا۔" انہوں نے کہا۔ "مگر میں رحمت علی کے ساتھ وعدے کی وجہ سے چپ تھا۔ یہ اس کی خواہش تھی کہ میں خود تمہیں کچھ نہ بتاؤں بلکہ اس دن کا انتظار کروں جس دن تمہیں خود ہی کسی اور واسطے سے اس کا پتہ چل جائے۔"

پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولے۔

"یہ آج سے کچھ پندرہ بیس سال پہلے کی بات ہے کہ میں شیخ تبریزی صاحب کے پاس ایک شرعی مسئلے پر ریسرچ کے سلسلے میں گیا ہوا تھا۔ میری عادت تھی کہ میں روزانہ عصر کی نماز کے بعد مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر درس قرآن دیا کرتا تھا۔ ایک دن مجھے شیخ صاحب نے بتایا کہ ایک جن بھی میرا درس سنتا ہے اور مجھ سے ملاقات کا خواہشمند ہے۔ پہلے تو میں کچھ ڈرا مگر جب شیخ صاحب نے حوصلہ دیا کہ وہ ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

شریف جن ہے تو میں اس کے ساتھ ملاقات پر آمادہ ہو گیا۔ وہ جن اگلے دن مجھ سے انسان کے روپ میں ملا۔ ملتے ہی اس نے میری تعریفیں کیں اور درخواست کی کہ میں اسے اپنی مریدی میں لے لوں۔ مگر اس وقت تک مجھے مرید کرنے کی اجازت میرے استاد محترم سے نہیں ملی تھی اس لئے میں نے معذرت کر لی۔ مگر وہ جن جس نے اپنا نام سہراب بتایا تھا اکثر میرے پاس آتا رہا۔ کبھی وہ میرے درس میں انسانی روپ میں آ جاتا اور کبھی اکیلے میں کوئی شرعی مسئلہ پوچھنے۔ ایک بار وہ میرے پاس آیا تو اس کی گود میں ایک نوزائیدہ بچے کی صورت میں تھے۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم ایک شریف اور اعلیٰ خاندان کے چشم و چراغ ہو مگر اس وقت مشکلات کا شکار ہو۔ کچھ بہت بڑی اور خطرناک قوتیں تمہاری جان کے درپے ہیں۔ اس لئے وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اس کی پرورش کا ذمہ لے لوں یا پھر کسی کے سپرد کر دوں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

جناب کا کہنا تھا کہ وہ اس کی پرورش خود نہیں کر سکتا کیونکہ ان قوتوں کو اس کے بارے میں پتہ چل جائے گا۔ یہ ضروری ہے کہ تمہیں کوئی عام انسان ہی پالے اور بالکل عام انسانوں کی طرح۔"

اتنا کہہ کر شاہ جی سانس لینے کے لئے رکے۔ پھر دوبارہ بولے۔

"چونکہ تمہاری جان کو خطرہ تھا اور کسی کی جان بچانا ثواب اور رضائے الٰہی کا سبب بنتا ہے اس لئے میں نے یہ ذمہ داری قبول کر لی۔ انہی دنوں رحمت علی میرے پاس بہت زیادہ آیا کرتا تھا کیونکہ اس کے شادی کو دس سال کا عرصہ ہو گیا تھا مگر کوئی اولاد نہیں تھی۔ ڈاکٹروں نے بھی کوئی حوصلہ افزا بات نہیں کی تھی۔ اس لئے اس کی خواہش تھی کہ وہ کوئی بچہ گود لے لے۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ اس سلسلے میں میں ان کی کچھ مدد کروں۔ تمہاری ذمہ داری لیتے ہی مجھے اس کا خیال آ گیا اور میں نے اسے بلا کر تم کو ان کے حوالے کر دیا۔ رحمت علی کو ساری بات

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

میں نے بتا دی تھی۔ اور یہ اس کی خواہش تھی کہ ہم خود تم کو کچھ نہ بتائیں۔ جب وقت خود ہی تم کو اس بات سے آگاہ کر دے گا تو دیکھا جائے گا۔" شاہ جی نے مکمل تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ میر امحافظ جن آیان ٹھیک کہتا ہے۔" میں نے پر خیال انداز میں کہا۔

"میں اس جن کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔" شاہ جی نے کہا۔

"اچھا تو کیا آپ اس جن کو بلا سکتے ہیں جو مجھے آپ کے پاس چھوڑ کر گیا تھا؟" میں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "لگتا ہے کہ وہ میرے والدین کے بارے بہت کچھ جانتا ہے۔"

"افسوس!۔۔۔ وہ جن سہراب اس دن کے بعد پھر کبھی نہیں آیا۔" شاہ جی نے بتایا۔ "مجھے خود تمہارے بارے میں جاننے کا تجسس تھا مگر اس دن کے بعد وہ جن کبھی مجھے ملنے کے لئے نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

دو اس خیال سے نہ آیا ہو کہ تمہارے دشمن تم تک نہ پہنچ جائیں۔" شاہ جی نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

"شاہ جی! میں تو ایک بند گلی میں آ گیا ہوں نا۔ مجھے بتائیں میں کیا کروں؟" میں نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میں اپنے ہی گھر میں اپنا پتہ بھول گیا ہوں۔"

"بیٹا!۔۔۔ میں تمہارے احساسات سمجھ سکتا ہوں۔ مگر تمہیں صبر سے کام لینا ہوگا۔ دیکھو رحمت علی نے تمہیں کس پیار سے پالا ہے۔ کیا کبھی انہوں نے تمہیں احساس ہونے دیا کہ تم ان کی اپنی اولاد نہیں ہو؟" انہوں نے پیار بھرے انداز میں پوچھا۔

"نہیں شاہ جی!۔۔۔ اب اصل حقیقت جان کر میں کچھ اور بھی ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنے اصل بیٹے کی طرح پیار اور محبت کے ساتھ پالا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "مگر میں ان خیالات کا

www.islamiurdubook.blogspot.com

کیا کروں جو مجھے اندر ہی اندر کھائے جا رہے ہیں کہ آخر میں کون ہوں اور میرے ماں باپ کون تھے۔ میری ماں کو دشمنوں نے کیوں مارا؟"

"میرا مشورہ ہے کہ کچھ دیر انتظار کرو۔ وقت تمہیں ان سب سوالات کا جواب دے دے گا۔" شاہ جی نے حسب معمول مجھے صبر کی تلقین کرتے ہوئے کہا۔

میں جانتا تھا کہ یہ وقت شاہ جی کے درس کا ہے اس لیے ان کا زیادہ وقت نہ لینے کا فیصلہ کرتے ہوئے میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا شاہ جی مجھے اجازت دیجئے۔ میں نے پہلے ہی آپ کا بہت سا وقت لے لیا۔" میں نے کہا۔

"کوئی بات نہیں بیٹا!۔۔۔ مجھے خوشی ہوگی اگر میں تمہارے کسی کام آ سکوں۔" انہوں نے اسی طرح پیار بھرے لہجے میں کہا۔ اور میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

اجازت لے کر واپسی کے لئے چل پڑا۔

گھر آنے کو میرا دل نہیں کر رہا تھا۔ میں نے اپنا رخ سمندر کی طرف کیا اور پیدل ہی تقریباً ایک گھنٹہ چلنے کے بعد کافٹن پہنچ گیا۔ راستہ تو مجھے زبانی ہی یاد تھا۔ سمندر کے کنارے پہنچ کر میں نرم اور گیلی ریت پر بیٹھ گیا۔ میرا ذہن سوچوں کے بھنور میں پھنسا ہوا تھا۔ ان سوچوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے میں نے آیان کو آواز دی۔

"آیان"۔

"جی آقا"۔ اسی وقت آیان نے جواب دیا۔

"میرے ساتھ باتیں کرو۔ کچھ اور بتاؤ میرے بارے میں۔" میں نے کہا۔

"آقا۔ میں حکم کا غلام ہوں۔" آیان نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔ "آپ حکم کریں جو بھی میرے علم میں ہوا میں آپ کو بتاؤں گا۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"کیا تم میرے اصل ماں باپ کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"

میں نے پھر وہی سوال دہرا دیا۔

"آقا جو کچھ جانتا تھا پہلے ہی آپ کے گوش گزار کر چکا ہوں۔"

آیان نے اسی طرح مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

"اچھا تو کچھ اپنے بارے میں بتاؤ۔" میں نے ایسے ہی موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"میرے بارے میں کیا جاننا چاہیں گے آپ؟" آیان نے الٹا مجھ سے سوال کر دیا۔

"یہی کہ تم کون ہو، تمہاری فیملی کونسی ہے وغیرہ وغیرہ۔" میں نے پوچھا

"آقا!۔۔۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ میں ایک جن ہوں۔ میرے ماں باپ بھی عام سے جنات ہیں۔ آج سے پندرہ سولہ سال پہلے جبکہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

میری شادی عاطقہ سے طے ہوگئی تھی اور شادی کا دن بہت قریب تھا ایسے میں آپ کی والدہ نے مجھے بلا کر آپ کی غلامی میں دے دیا۔ تب سے میں آپ کے ساتھ ہوں۔" آیان نے افسردہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو میری وجہ سے تمہاری شادی بھی رہ گئی۔" میں نے بھی افسردگی سے کہا۔ "میری وجہ سے بہت سوں نے نقصان اٹھایا ہے۔ میری ماں اپنی جان سے گئی اور تم اپنے شادی سے۔"

آیان نے کچھ جواب نہیں دیا۔ ایک بار تو میرے دل میں آیا کہ میں اسے آزاد کر دوں مگر پھر تاشو بابا والا واقعہ یاد کر کے میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ میں آیان کی مدد سے بہت سوں کو مشکلات سے نجات دلا سکتا تھا۔ پھر اچانک مجھے سہراب جن کا خیال آ گیا۔

"اچھا کیا تم سہراب جن کو بلا سکتے ہو؟" میں نے سوال کیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"نہیں آقا! ۔ پہلی بات تو یہ کہ وہ بزرگ جن ہے اور دوسری بات یہ کہ ان کی طاقت میرے سے کم از کم دس گنا زیادہ ہے۔ ویسے بھی وہ بہت سے جادوئی عمل جانتا ہے۔ اسے زبردستی بلانا میرے بس کی بات نہیں۔" آیان نے جواب دیا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں کہنا چاہتا تھا کہ تم ان کو بتا دو کہ میں وہی لڑکا ہوں جسے انہوں نے شاہ جی کی تحویل میں دیا تھا اور اب میں بڑا ہو گیا ہوں اور اپنے والدین کے بارے میں جاننے کا خواہشمند ہوں۔ مجھے امید ہے کہ وہ میری مدد ضرور کریں گے۔" میں ذرا تفصیل سے اپنا مقصد بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے مجھے ان کی خدمت میں جانا ہو گا۔" آیان نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں ہو آؤں؟"

"ہاں ضرور۔" میں نے فوراً اجازت دیتے ہوئے کہا۔

"آقا!۔۔۔اگر آپ برا نہ منائیں تو ایک درخواست کروں؟"

آیان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ضرور بولو کیا بات ہے؟" میں نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے اپنے ماں باپ دوستوں اور رشتے داروں سے ملے پندرہ سولہ سال ہو چکے ہیں۔اگر آپ اجازت دیں تو کچھ دیر کے لئے ان سے مل آؤں" آیان نے عاجزی سے بھرپور آواز میں سوال کیا۔

"ہاں ہاں۔۔۔ضرور" میں نے فوراً ہی اسے اجازت دیتے ہوئے کہا کیونکہ مجھے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ میری حفاظت کی وجہ سے وہ اپنے خاندان سے دور رہا۔

"ٹھیک ہے آقا!۔۔۔میں دو دن تک واپس آجاؤں گا۔" آیان نے کہا۔"اگر اس دوران آپ کو میری ضرورت پڑے تو آپ ایک دفعہ سورۃ جن پڑھ کر مجھے میرے نام سے آواز دیجئے گا۔میں جہاں بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہوا آپ کی آواز سن سکوں گا اور فوراً واپس حاضر ہو جاؤں گا۔"

"یہ ٹھیک ہے۔۔۔ ویسے اس کی امید کم ہی ہے مگر یہ اچھا کیا تم نے کہ اپنے بلانے کا عمل مجھے بتا دیا۔" میں نے اس عمل کو ذہن نشین کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا آقا!۔۔۔ میں جا رہا ہوں سولہ سال بعد اپنے ماں باپ کے پاس۔۔ خدا حافظ" آیان نے کہا اور پھر شاید وہ چلا گیا۔ چونکہ میں اس کو دیکھ تو سکتا نہیں تھا اس لئے بس اندازہ ہی تھا کہ وہ چلا گیا ہوگا۔ میں بھی گھر کی طرف چل پڑا۔ آیان کی کہانی سن کر مجھے اپنا غم کچھ ہلکا ہلکا سا لگنے لگا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے اصل ماں باپ کے بارے میں جاننے کی میرے خواہش قدرتی تھی مگر حقیقت یہ تھی کہ اپنی اصل ماں کو کھونے کا مجھے کچھ خاص دکھ نہیں تھا کیونکہ اللہ نے ویسی ہی مجھے ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

اور ماں دے دی تھی جس نے آج تک مجھے اصل ماں کی کبھی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ اسی طرح سے رحمت بابا کی شکل میں میرا باپ میرے پاس تھا۔ مجھے کسی اور ماں باپ کو تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے بھی اگر میرے اصل باپ کو میری فکر ہوتی تو شاید وہ میری ماں کی بھی حفاظت کر لیتے اور مجھے بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ یا کم از کم میری ماں کی وفات کے بعد وہ مجھے تلاش تو کر سکتے تھے۔ پتہ نہیں کیوں انہوں نے مجھے تلاش نہیں کیا۔

انہی سوچوں میں گم میں گھر پہنچ گیا۔ آج مجھے اپنی ماں اور بابا پر بہت پیار آ رہا تھا۔ میں نے بہت سا وقت ان کے ساتھ باتیں کرنے میں گزارا۔ وہ بھی بہت خوش تھے۔ اگلے دن ایک اور خاص واقعہ ہو گیا۔ ہوا یوں کہ میں ابھی کالج کے لئے تیار بھی نہیں ہوا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ بابا نے دروازہ کھولا تو باہر سے کسی نے پوچھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"یہ چھوٹی سرکار کا گھر ہے جی۔" پوچھنے والا کوئی ادھیڑ عمر شخص تھا۔

"کون چھوٹی سرکار؟" بابا نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

"وہی جو سمندر پر آئے تھے اور انہوں نے تاشو بابا کو مار بھگایا تھا۔"

پوچھنے والے نے کچھ تفصیل بتاتے ہوئے پوچھا۔

بابا چونکہ اس سارے واقعہ سے لاعلم تھے اس لئے انہوں نے جواب دیا۔

"بھائی!۔۔۔آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے یہاں ایسی کوئی چھوٹی سرکار وکار کی رہائش نہیں ہے۔"

وہ شخص کچھ دیر اصرار کرتا رہا مگر پھر چلا گیا۔ بابا نے دروازہ بند کیا اور دوکان پہ جانے کی تیاری کرنے لگے۔ میں نے یہ ساری بات سن لی تھی اور حیران بھی تھا کہ یہ کون آ گیا جو مجھے نا صرف جانتا ہے بلکہ میرے اس واقعہ سے باخبر ہے جو میری دانست میں بہت دور ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

ایسے علاقے میں ہوا تھا جہاں مجھے کوئی نہیں جانتا تھا۔

میں تیار ہو کر کالج کے لئے نکل پڑا۔ ابھی میں اپنی گلی کی نکڑ پر ہی پہنچا تھا کہ اچانک ایک آواز نے میرا سائیکل روک لیا۔

"چھوٹی سرکار! مہربانی کر کے میری عرض سن لیں۔" وہی آواز تھی اور ایک ادھیڑ عمر شخص کھڑا مجھے لجاجت سے پکار رہا تھا۔

"کیا بات ہے بھائی صاحب!" میں نے ان کے پاس جا کر پوچھا۔

"چھوٹی سرکار!۔۔۔ میں بہت مشکل میں ہوں اور میں جانتا ہوں کہ میری مشکل کا حل صرف آپ کر سکتے ہیں اس لئے میں پوچھتا پوچھاتا آپ کے در پر حاضر ہوا ہوں۔ مجھ بدبخت پر رحم کریں۔" اس نے انتہائی مودبانہ انداز میں ہاتھ باندھ کر کہا۔

اردگرد کے لوگ حیرت سے ہمیں دیکھ رہے تھے۔ میں نے جب یہ محسوس کیا تو فوراً وہاں سے چلتے ہوئے کہا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"اچھا آیئے کسی جگہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

وہاں سے قریب ہی ایک چھوٹا سا باغ تھا۔ میں نے اپنا رخ اسکی طرف کر دیا وہ شخص چپ چاپ میرے ساتھ چلتا گیا۔ جب ہم باغ میں پہنچ گئے تو ایک جگہ زمین پر بیٹھتے ہوئے میں نے پوچھا۔

"ہاں اب بتایئے کہ آپ مجھے کیوں ڈھونڈ رہے تھے اور آپ کو میرے گھر کا پتہ کہاں سے ملا۔"

"سرکار میں اس دن وہیں کلفٹن پر تھا جب آپ نے تاشو بابا کے چھکے چھڑائے تھے۔" اس شخص نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ "میں بھی اپنی غرض کی خاطر گیا تھا مگر میری باری آنے سے پہلے ہی آپ آ گئے اور پھر سب کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اس دن تو ہم لوگ بہت خوفزدہ تھے اس لئے فوراً بھاگ گئے۔ مگر بعد میں سوچا کہ آپ کو تلاش کر کے آپ کے پاؤں پکڑے جائیں تاکہ آپ ہی اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

مشکل وقت پر ہماری مدد کریں۔"

"آپکا مسئلہ کیا ہے؟" میں نے پوچھا "اگر میں کوئی مدد کر سکا تو ضرور کروں گا۔"

"سرکار!۔۔۔ میری چھوٹی بیٹی بارہ سال کی ہے۔ کچھ عرصے سے اس پر سایہ ہے۔ وہ بیٹھے بیٹھے عجیب سی حرکتیں شروع کر دیتی ہے۔ کبھی کبھی اس میں اتنی طاقت بھی آجاتی ہے کہ بڑی بڑی وزنی چیزیں یوں اٹھا لیتی ہے جیسے ان کا وزن ایک تنکے سے زیادہ نہ ہو۔ بہت ڈاکٹروں کو دکھا چکے ہیں مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ پھر ایک ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ کسی بزرگ یا عامل کے پاس جایا جائے۔ ہم نے بہت بزرگوں اور عاملوں کو بھی دکھایا ہے۔ پچھلے ایک ماہ سے انہی چکروں میں ہیں مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔ بلکہ اب وہ مسلسل اسی حالت میں رہنے لگی ہے۔ ہم اس کو ایک کمرے میں بند کر کے رکھتے ہیں تاکہ وہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

کسی کو نقصان نہ پہنچا سکے۔" اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپکا نام کیا ہے۔" اچانک مجھے یاد آیا کہ میں تو اس کا نام بھی نہیں جانتا۔

"مجھے سلطان علی کہتے ہیں۔" اس نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"سلطان علی صاحب! بات یہ ہے کہ میں کوئی بزرگ یا عامل نہیں ہوں۔ بس ایک ذریعے سے مجھے ایک طاقت حاصل ہوگئی ہے مگر ابھی میں خود بھی اس کے استعمال سے ناواقف ہوں۔ مجھے دو دن کا وقت دو۔ پھر میں چل کر تمہارے گھر جاؤں گا اور جو بھی مجھ سے ہو سکا میں کروں گا۔" میں نے اسے حقیقت حال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ مجھے جھوٹ اور بناوٹ سے سخت نفرت تھی۔ آپ کا تعارف میں نے اس لئے نہیں کروایا تھا کہ کہیں سلطان صاحب برا نہ جائیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"جو حکم سرکار کا" سلطان علی نے عاجزی سے کہا۔ "میری خواہش تو یہی تھی کہ جتنی جلدی ہو سکے آپ اس کے علاج کے لئے وقت نکال لیتے۔ باقی نذرانے کی آپ بالکل پرواہ نہ کیجئے گا۔ اللہ کا دیا بہت کچھ ہے میرے پاس۔"

"نذرانے کی مجھے کوئی حاجت نہیں ہے۔" میں نے فوراً ہی اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ "میں یہ کام اگر کروں گا تو خالصتاً نیکی سمجھ کر۔ مجھے اس میں کوئی لالچ نہیں ہے۔"

"سبحان اللہ۔ اللہ آپکو اس کی جزا دے۔" اس نے اسی عاجزی سے کہا۔

"آپ ایسا کریں پرسوں تشریف لے آیئے گا۔" میں نے کہا۔ "مگر آپ ظہر کی نماز کے بعد آیئے گا کیونکہ بابا اس وقت دوکان پر ہوتے ہیں اور میں ان کو ابھی اس چکر میں نہیں لانا چاہتا۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"جو حکم سرکار کا۔" سلطان علی نے کہا اور جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے جانے کے بعد میں روٹین کے مطابق کالج گیا۔ وہ دن اور اس سے اگلا دن بھی بغیر کسی خاص بات کے گزر گیا۔ تیسرے دن آیان واپس آ گیا۔ صبح جب میں ناشتہ کر رہا تھا تو اس نے مجھے کان میں بتایا کہ وہ واپس آ گیا ہے۔ چونکہ مجھے سہراب جن سے ملنے کا بہت انتظار تھا اس لئے میں جلدی سے کالج جانے کے بہانے باہر نکلا اور اسی باغ میں جا کر بیٹھ گیا جہاں میری ملاقات سلطان علی سے ہوئی تھی۔

"آیان!۔۔۔ مجھے جلدی سے بتاؤ کہ کیا سہراب جن نے ملنے کے لئے آمادگی ظاہر کی یا نہیں۔" میں نے فوراً ہی پوچھا۔

"آقا!۔۔۔ سہراب جن کو کسی نے پندرہ سال پہلے قتل کر دیا۔" آیان نے افسردہ لہجے میں کہا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"کیا؟" میں ہکا بکا رہ گیا۔

"جی آقا!" آیان نے کہا۔ "میری معلومات کے مطابق جب وہ آپ کو چھوڑ کر واپس گیا تو اس سے ایک دو دن کے بعد ہی کسی بہت ہی طاقت ور جن یا انسان نے اس کو مار دیا۔ اس پر بہت تشدد بھی کیا گیا تھا۔ لیکن شاید اس نے آپ کا پتہ نہیں بتایا ورنہ شاید آپ محفوظ نہ رہ سکتے۔"

میں سکتے میں آ گیا۔ آخر میرے میں ایسی کیا خاص بات ہے کہ میرے لئے اتنے جھگڑے ہو گئے۔ میں نے آیان سے یہ بھی سوال کر دیا۔

"آیان!۔۔۔ میں بہت حیران ہوں کہ آخر میری وجہ سے یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ میری ماں کو بھی مارا گیا اور اب یہ سہراب جن کا بھی پتہ چلا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ کوئی میرا بہت ہی بڑا دشمن ہے۔ مگر کیوں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟ یہ سب تو میری ہوش سے بھی پہلے کے واقعات ہیں۔"

"آقا!۔۔۔ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ہاں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے دشمنوں کی دشمنی آپ کی بجائے آپ کے والد یا پھر آپ کی والدہ کے ساتھ ہو۔ آپکے سارے خاندان کو ختم کرنے کی کوشش میں وہ آپ کے پیچھے پڑے ہوں۔"

"ہاں!۔۔۔ یہ زیادہ موضوع وجہ معلوم ہوتی ہے۔" میں نے سوچتے ہوئے کہا۔ پھر سلطان علی کے بارے میں سوچتے ہوئے میں نے پوچھا۔

"آیان!۔۔۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم کسی انسان پر سے کسی جن یا کسی اور مخلوق کے سایے کو ختم کر سکتے ہو؟"

"آقا!۔۔۔ اس بات کا انحصار اس قابض مخلوق کی طاقت پر ہے۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

آیان نے جواب دیا۔ ”اگر وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہوا تو پھر میں کچھ نہیں کر سکوں گا۔ ہاں اگر وہ زیادہ طاقت ور نہ ہوا تو میں یہ کام آسانی سے کر لوں گا۔“

”اچھا چلو چل کر دیکھ لیں گے۔ آج ظہر کے بعد کسی کے ہاں چلنا ہے جس کی بیچاری بارہ سالہ بیٹی کو کسی نے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے۔“ میں نے آیان کو اس کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

”اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ تمہاری اپنے خاندان سے ملاقات کیسی رہی؟“ مجھے اچانک ہی یاد آیا کہ وہ تو اپنے گھر والوں کو ملنے گیا ہوا تھا۔

”آقا!۔۔۔ گھر والے سب اچھے تھے ہاں وہ عاطفہ ہاتھ سے گئی۔ میرے واپس نہ آنے کی وجہ سے اس نے کسی اور جن کے ساتھ شادی کر لی۔“ آیان نے افسردہ لہجے میں کہا۔ ”میں بھی اپنے مالک کے حکم سے مجبور تھا ورنہ کبھی اس کو ہاتھ سے جانے نہ دیتا۔“

www.islamiurdubook.blogspot.com

"مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے تمہارا بھی نقصان ہوا۔" میں نے اس کے ساتھ افسوس کرتے ہوئے کہا۔ "میں منحوس ہی پیدا ہوا ہوں۔ جس کے بھی ساتھ لگتا ہوں وہ مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے یا پھر اپنی جان سے جاتا ہے۔"

آیان خاموش ہی رہا۔ ظاہر ہے میں سچ ہی کہہ رہا تھا مگر شاید غلام ہونے کے ناطے وہ اپنی زبان سے یہ بات نہیں کہہ رہا تھا۔

"اچھا!۔۔۔ مجھے بتانا اگر میں تمہارے لئے کام اگر آسکوں تو میں کوشش کروں گا کہ تمہارے نقصان کا کچھ ازالہ کر سکوں۔" میں نے کچھ سوچ کر کہا۔

"کوئی بات نہیں آقا!۔۔۔ یہ تو میری قسمت ہے۔ ہاں اگر ہو سکے تو اس وقت مجھے آزاد کر دیجئے گا جب آپکو محسوس ہو کہ آپ اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں۔" آیان نے اسی طرح عاجزی سے کہا اور مجھے بڑی

www.islamiurdubook.blogspot.com

شرمندگی محسوس ہوئی کہ میں نے اپنی وجہ سے اس کو مجبور کیا ہوا ہے۔ ایک بار تو میرے دل میں آئی کہ میں اس کو آزاد کر دوں مگر پھر یہ سوچ کر رک گیا کہ ابھی اپنے بارے میں تو جان لوں پھر اندازہ کر سکوں گا کہ مجھے اس کی ضرورت ہے بھی کہ نہیں۔ وہ دشمن جنہوں نے میری والدہ کو اور پھر سہراب جیسے طاقت ور جن کو قتل کر دیا ان کے لیے میں اکیلا ایک تنکے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ آیان کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ کچھ بچاؤ کر سکوں۔ یہی سوچتے ہوئے میں کالج چلا گیا۔ کالج میں روٹین کے مطابق وقت گزرا۔ واپس آ کر ابھی میں نے کھانا ختم ہی کیا تھا کہ سلطان علی پہنچ گیا۔ میں نے اماں کو یہی بتایا کہ ایک دوست کے ساتھ جا رہا ہوں اور پھر میں سلطان علی کے ساتھ چل پڑا۔ میرے گھر سے کچھ فاصلے پر اس کی اپنی کار کھڑی تھی۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ سلطان علی کافی کھاتے پیتے گھرانے سے ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد ہم ان کے گھر پہنچ گئے۔ گھر کیا تھا ایک زبردست کوٹھی تھی۔ ملازموں کی ریل پیل اور بہت ہی قیمتی سامان سے مزین۔ مجھے ڈرائنگ روم میں بیٹھا دیا گیا اور پھر ایک بہت ہی لذیذ جوس کے ساتھ میری تواضع کی گئی۔ سلطان علی کے والد صاحب جو کافی ضعیف تھے بھی وہاں آ گئے تھے۔ میں نے انکے چہرے پر واضح طور پر پریشانی کے آثار دیکھے تھے جو مجھے دیکھتے ہی پیدا ہو گئے تھے۔ شاید وہ یہ سوچ رہے تھے کہ یہ پندرہ سولہ سال کا لڑکا ان کی کیا مدد کر سکتا ہے۔

کچھ دیر خاطر تواضع کے بعد وہ مجھے گھر کے اندر لے گئے۔ ایک نکر والے کمرے میں انہوں نے اپنی بیٹی کو بند کیا ہوا تھا۔ اس سے پہلے ایک راہداری آتی تھی۔ اس کا دروازہ اچھی طرح بند کرنے کے بعد انہوں نے اس کمرے کا رخ کیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"سرکار!۔۔۔آپ اکیلے جانا چاہیں گے یا پھر ہم سب ساتھ چلیں۔"
سلطان علی نے کمرے کے باہر دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں اکیلا ہی جاؤں گا۔اگر آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔"
میں نے جواب دیا۔

"اعتراض کیسا جی۔" سلطان علی نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر ایک طرف کو ہٹ گیا۔

میں دروازے سے گزر کر اندر چلا گیا۔اندر مکمل اندھیرا کرنے کی کوشش کی گئی تھی مگر ایک روشندان سے باہر کی روشنی آ رہی تھی جس سے اندر کا ماحول کافی واضح تھا۔ایک بیڈ پر ایک لڑکی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے سر جھکائے بیٹھی تھی۔اس کمرے میں ایک بیڈ کے علاوہ ایک صوفہ سیٹ بھی پڑا ہوا تھا۔مجھے اس لڑکی کی عمر کم از کم

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

سولہ سترہ سال کی لگی کیونکہ بارہ سال کی لڑکی تو بچی ہی محسوس ہوتی ہے مگر سامنے بیٹھی لڑکی تو جوان محسوس ہوتی تھی۔

میں نے اس لڑکی کو مخاطب کرنے سے پہلے آیان سے نیچی آواز میں پوچھا۔

"آیان!۔۔۔تم کچھ اندازہ لگا سکتے ہو؟"

"آقا!۔۔۔میں کوشش کر رہا ہوں آپ اس لڑکی سے کچھ باتیں کریں۔" آیان نے جواب دیا۔

میں نے لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟" مقصد صرف بات چیت کی ابتداء کرنا ہی تھا۔

اس لڑکی نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا۔ بلاشبہ وہ بلا کی خوبصورت تھی۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا مگر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں غصہ نظر

www.islamiurdubook.blogspot.com

آنے لگا۔ اچانک اس نے ایک بھیانک سی چیخ ماری اور اس کے منہ سے عجیب سے آواز نکلی۔ پھر اس نے صاف اردو میں کہا۔

"اے آیان!۔۔۔ دفعہ ہو جا یہاں سے نہیں تو تجھے جلا کر بھسم کر دوں گا۔" یہ آواز غیر انسانی سی تھی۔

"تو کون ہے اور کیوں اس بیچاری لڑکی کو تنگ کر رہا ہے؟" آیان نے پوچھا۔

"میں ثوبان ہوں اور مجھے اس لڑکی سے عشق ہو گیا ہے۔" اسی غیر انسانی آواز نے کہا۔ "تو جان لے کہ اگر تو میرے راستے میں آیا تو تجھے جلا کر بھسم کر دوں گا۔"

"ثوبان!۔۔۔ تو مجھے بھی نہیں جانتا۔ بہتر ہے کہ اس لڑکی کو چھوڑ اور آ کہ ہم دو دو ہاتھ کر کے دیکھ لیں کہ کون بہتر ہے۔" آیان نے اس بار ذرہ رعب دار لہجے میں ثوبان جن کو چیلنج کیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"نہیں۔۔۔تو تو اسطرح نہیں مانے گا۔" لڑکی کے منہ سے اسی طرح کی غیر انسانی آواز نکلی مگر اس بار وہ بہت غضب ناک تھی۔ پھر کچھ دیر تک خاموشی چھا گئی۔ پھر اچانک آیان کی چیخوں کی آواز گونجنے لگی۔ وہ چیخ رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ زور زور سے بول رہا تھا۔

"مجھے معاف کر دے تو بان!۔۔۔ مجھے تیری طاقت کا اندازہ نہیں تھا۔" آیان کی آواز میں بہت تکلیف دہ تھی۔ میں بے چین سا ہو گیا۔

"جا دفعہ ہو جا اور اس آدم زاد کو بھی لے جا۔" اسی غیر انسانی آواز نے کہا۔ "یہ تیری پہلی غلطی تھی اس لئے میں معاف کر رہا ہوں۔ دوبارہ ادھر نظر آئے تو جلا کر بھسم کر دوں گا۔"

فوراً ہی آیان کی چیخوں کی آوازیں تھم گئی اور پھر اس نے میرے کان میں کہا۔

"آقا!۔۔۔ یہاں سے چلیں۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں کمرے سے نکل آیا۔ میرے نکلتے ہی سلطان علی میرے طرف لپکا۔

"سرکار! کوئی تو راستہ ہوگا۔" سلطان علی نے لجاجت سے کہا شاید اس نے ہماری اندر والی ساری کاروائی سن یا دیکھ لی تھی۔

"حوصلہ کرو" میں نے جواب دیا۔ "مجھے کچھ معلومات چاہیں۔ پھر میں کوئی بات کر سکوں گا۔ تم ایسا کرو مجھے تھوڑی دیر کے لئے تنہا چھوڑ دو۔ بہتر ہے کہ میں باہر لان میں چلا جاؤں۔" میں نے خود ہی ایک ایسی جگہ کا انتخاب کرتے ہوئے کہا جہاں کوئی میری اور آیان کی باتیں نہ سن سکے۔

"جو حکم سرکار۔" سلطان علی نے کہا اور آگے بڑھ کر میری راہنمائی کرنے لگا۔ لان میں پہنچ کر میں نے اس کی طرف دیکھا اور سلطان علی میری بات سمجھ کر خود اندر کی طرف چل پڑا۔ میں وہیں لان میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور آیان کو مخاطب کیا۔

"آیان!۔۔۔تم ٹھیک تو ہو؟" میں نے فکرمندانہ لہجے میں پوچھا۔

"جی آقا!" آیان نے جواب دیا۔ "یہ تو بان میرے سے زیادہ طاقت والا جن ہے اس کو کچھ ایسا جادو آتا ہے کہ جب اس نے پڑھ کر مجھ پر پھونکا تو میرے سارے جسم میں جیسے آگ سے جلنے والی جلن شروع ہوگئی۔ اگر میں کچھ دیر اور اسی حالت میں رہتا تو شاید واقعی جل کر راکھ ہو جاتا۔"

"مجھے افسوس ہے کہ میرے وجہ سے تمہیں ایسی تکلیف برداشت کرنا پڑی۔" میں نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔ "اس کا مطلب ہے کہ تم اس جن کو زبردستی نہیں نکال سکتے۔"

"جی آقا۔!" آیان نے تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ "میں تو کیا۔ اس کو تو شاید کوئی عام عامل یہ بزرگ بھی نہیں نکال سکتا۔ اس سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

جنگ کے لئے بڑی طاقت والے آدم زاد کی مدد درکار ہوگئی۔"

"ایسا کون ہے جو ہماری مدد کر سکتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے علم نہیں ہے آقا۔" آیان نے کورا سا جواب دے دیا۔

میں خاموش ہو گیا اور سوچنے لگا کہ کیا کرنا چاہیے۔ ظاہری بات ہے میری طاقت آیان ہی تھا اور اگر وہ بے بس تھا تو میں بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ مگر میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں سلطان علی کی مدد کروں۔ وہ لوگ ایک مشکل میں گھرے ہوئے تھے۔ ان کی مدد کرنا بحیثیت مسلمان میرا فرض تھا۔ پھر کچھ سوچ کر میں نے شاہ جی سے مشورہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے پر پہنچ کر میں اٹھ کھڑا ہوا اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھنے لگا۔ سلطان علی شاید دور سے ہی مجھے دیکھ رہا تھا۔ مجھے ادھر آتے دیکھ کر وہ فوراً ہی میرے طرف آ گیا۔ اس کے پاس پہنچتے ہی میں بولا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

"سلطان علی صاحب!۔۔۔میں آپ کو کسی غلط فہمی کا شکار نہیں کرنا چاہتا۔ایک جن آپکی بیٹی پر عاشق ہے اور مکمل قابض ہے۔وہ میرے پاس موجود طاقت سے زیادہ طاقت ور ہے۔اس لئے ابھی تو میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا مگر مجھے کچھ وقت چاہیے۔میری پوری کوشش ہوگی کہ جلد از جلد آپکو اس مصیبت سے نجات دلوا سکوں۔"

"سرکار ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ایسا سوچا۔" سلطان علی نے احترام سے جواب دیا۔"ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتا۔ایک در جن سے زیادہ عامل یا بزرگ آچکے ہیں سب ہی یہ کہہ کر چلے جاتے ہیں۔مگر پھر کوئی واپس نہیں آتا۔آپ اگر کچھ کر سکیں تو ہم ساری زندگی آپ کی غلامی کے لیے تیار ہیں۔یہ ہمارے اکلوتی بیٹی ہے۔اس کی پیدائش کے بعد میرے بیوی کا انتقال ہو گیا تھا۔میں نے اس بچی کی خاطر دوبارہ شادی نہیں کی کہ کہیں سوتیلی ماں اسے کوئی تکلیف

www.islamiurdubook.blogspot.com

نہ پہنچائے۔ مگر اب اس بچی کو اس تکلیف میں دیکھ کر دل پھٹا جا رہا ہے۔" سلطان علی نے کہا اور بولتے بولتے اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

"سلطان صاحب! میری عمر کم ہے مگر میں آپکے درد کو محسوس کر سکتا ہوں۔ مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکا میں ضرور کروں گا۔ میرا یہ ایمان ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس لئے ان جنوں سے افضل ہے۔ یقیناً کوئی نہ کوئی راستہ تو ضرور ہو گا۔" میں نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

میرے اس لہجے سے سلطان علی کو کچھ ڈھارس بندھی۔ اس نے فوراً اپنے ڈرائیور کو آواز دی کہ وہ مجھے گھر چھوڑ آئے اور پھر بڑے احترام سے اس نے مجھے رخصت کیا۔

گھر پہنچتے ہوئے مجھے عصر کا وقت ہو گیا تھا۔ آج دن بھی جمعرات کا تھا

www.islamiurdubook.blogspot.com

اس لئے میں نے بابا کے ساتھ شاہ جی کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔ سلطان علی کے ڈرائیور کو رخصت کر کے میں سیدھا بابا جی کی دوکان کی طرف چل پڑا۔ ابھی دوکان پر پہنچا ہی تھا کہ ایک عجیب سچوئیشن دیکھی۔ میرے بابا دوکان سے باہر تھے اور دو آدمی اندر سے سارا مال نکال نکال کر باہر پھینک رہے تھے۔ وہی استاد نما بدمعاش ان کے پاس کھڑا تھا اور بابا ہاتھ جوڑے استاد کے سامنے کھڑے منت سماجت کر رہے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔" میں کڑک دار لہجے میں پوچھا۔

استاد نے گھوم کر میری طرف دیکھا اور پھر تیوری پر بل ڈال کر بولا۔

"چھوکرے تو بھی آجا۔ تیرا خون بھی اپنے باپ کی طرح بڑا گرم ہے نا۔ آج تمہیں بھی ایک چھوٹا سا سبق سیکھا دیں۔" اس کے لہجے میں فرعونیت جیسے کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اتنے میں بابا میرے پاس

www.islamiurdubook.blogspot.com

آگئے اور کہنے لگے۔

"بیٹا!۔۔۔تو گھر جا۔میں خود ہی اسے سنبھال لوں گا۔یہ ظالم لوگ تھوڑا ظلم ہی کر لیں گے نہ۔میں تیار ہوں مگر یہ دوکان میں نہیں جانے دوں گا۔اس سے تو ہماری روزی روٹی لگی ہوئی ہے۔" ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔میں نے ان کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیے اور پھر بولا۔

"بابا!۔۔۔میں اب بڑا ہو گیا ہوں۔کب تک مجھے دنیا کے بے رحم ہاتھوں سے بچاتے رہو گے۔مجھے ان حالات کا مقابلہ کرنے دو۔" پھر میں نے استاد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"استاد جی تمہیں صرف ایک منٹ دیتا ہوں کہ اپنے آدمیوں سے بولو کہ سارا سامان اٹھا کر دوکان کے اندر اسی طرح سلیقے سے رکھ دیں ورنہ تم لوگوں کا وہ حال کروں گا کہ خارش زدہ کتے بھی تم سے پناہ مانگیں گے۔" میرے لہجے

www.islamiurdubook.blogspot.com

میرا غصہ عروج پر تھا۔

استاد نے پہلے تو حیرت سے میرے طرف دیکھا پھر اونچی آواز میں قہقہے لگانے لگا۔ اس کے آدمی بھی دوکان سے باہر نکل کر میرے قریب آنے لگے۔ ان کے تیور خطرناک لگ رہے تھے۔ میں نے فوراً آیان کو مخاطب کیا۔

"آیان!۔۔ان سب کو الٹا لٹکا دو" میں نے حاکمانہ لہجے میں آیان کو حکم دیا۔

"جو حکم میرے آقا۔" آیان نے فوراً جواب دیا اور اس سے پہلے کہ وہ لوگ کچھ سمجھتے ایک دم تینوں کے جسم ہوا میں بلند ہوئے اور پھر تقریباً آٹھ سے دس فٹ کی اونچائی پر وہ الٹے ہو گئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے ان کو ٹانگوں سے باندھ کر الٹا لٹکایا ہوا ہو۔

یہ صورتحال ان کے لئے بہت حیران کن تھی۔ پہلے تو وہ سب حیرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

سے ہکا بکا بنے رہے پھر تھوڑی ہی دیر میں انہوں نے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ استاد کے سارے کس بل نکلتے نظر آ رہے تھے پہلے تو وہ مجھے ڈراتا دھمکاتا رہا پھر منت سماجت پر اتر آیا۔ چونکہ یہ سب کچھ کھلے بازار میں ہو رہا تھا اس لئے اردگرد کے سب لوگ ہی متوجہ ہو گئے اور حیرت سے الٹے لٹکے ان بدمعاشوں کو دیکھنے لگے۔ آہستہ آہستہ مجمع سا لگنے لگا۔

"ہاں استاد۔ اب بولو۔ کیا تمہارا ارادہ اب بھی مجھے سبق دینے کا ہے یا پھر تم نے اسے تبدیل کر لیا ہے۔" میں نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"مجھے معاف کر دو۔ تم۔ تم۔ ضرور جادوگر ہو۔ میرا تمہارا کیا مقابلہ۔" استاد نے لجاجت سے جواب دیا۔

میں نے آیان کو کہا کہ ان کو آرام سے نیچے اتار دے۔ نیچے اترتے ہی انہوں نے ایک دم ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے دیکھنے کی کوشش کر

www.islamiurdubook.blogspot.com

رہے ہوں کہ کونسی طاقت نے ان کو اوپر اٹھایا تھا۔ مجھے ڈر محسوس ہوا کہ وہ بھاگ نہ جائیں اس لئے میں نے فوراً ان کو حکم دیا۔

"چلو جلدی سے دوکان کا سامان واپس دوکان میں رکھو۔ جلدی کرو اور اسی سلیقے سے رکھنا جہاں سے اٹھایا تھا۔ جلدی کرو ورنہ پھر الٹا کر دوں گا۔" میرے حکم پر ایک لمحہ انہوں نے سوچا اور پھر چابی والے کھلونے کی مانند حرکت میں آ گئے۔ چند منٹ میں سارے کا سارا سامان دوکان نے اندر تھا۔

"استاد۔۔ کان کھول کر میرے بات سن لو۔" میں نے استاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اب اگر تم مجھے بابا کی دوکان پر نظر آئے یا تم نے ان کو تنگ کرنے کے کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ تمہارا وہ حال کروں گا کہ پھر کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔" میری دھمکی پر استاد کا رنگ اڑ گیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

نہ کوئی۔ کوئی تنگ نہیں کرے گا رحمت علی کو۔" استاد نے لرزتی آواز میں کہا۔ "اب ہم جائیں؟"

مجھے اس کے انداز پر ہنسی آگئی۔

"ہاں!۔۔۔ بھاگ جاؤ اس سے پہلے کہ میں اپنا ارادہ تبدیل کر لوں۔" میں نے زوردار آواز میں کہا اور وہ سب جدھر کو ان کا منہ اٹھا بھاگ پڑے۔ اردگرد کے لوگ حیرت سے سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔ ان بدمعاشوں کے جانے کے بعد وہ میرے گرد اکٹھے ہونے لگا۔ بابا بھی مجھے حیرت بھری آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ یہاں میں نے پھر وہی سمندر کے ساحل والا ٹرک استعمال کیا اور زوردار آواز میں بولا۔

"اگر کسی نے میرے بابا کو تنگ کیا یا انہیں کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو میں اسے بھی الٹا لٹکا دوں گا۔ اب تم سب لوگ واپس

www.islamiurdubook.blogspot.com

اپنی اپنی دوکانوں پر جاؤ۔ مجھے بھیڑ بالکل پسند نہیں ہے۔"

میری بات سنتے ہی سب لوگ تیزی سے اپنی اپنی دوکانوں کی طرف بڑھ گئے اور بازار پھر سے اپنے معمول پر آ گیا مگر میں محسوس کر رہا تھا کہ تقریباً تمام لوگ کن انکھیوں سے مجھے ہی دیکھ رہے تھے۔ میں نے بابا سے کہا۔

"بابا!۔۔۔ چلیں جلدی سے دوکان بند کریں۔ آپ بھول گئے کہ آج جمعرات ہے اور آپکو شاہ صاحب کے پاس جانا ہے۔" میری بات پر بابا ایک دم جیسے ہوش میں آ گئے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر دوکان بند کی اور میرے ساتھ شاہ جی کے مدرسے کی طرف چل پڑے۔ راستے میں کہنے لگے۔

"سلیمان بیٹا!۔۔۔ یہ سب کیا تھا۔ تم نے یہ جادو کہاں سے سیکھا؟"۔ ان کے لہجے میں حیرت جیسے ثبت تھی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

بابا!۔۔۔ تفصیل میں آپ کو گھر جا کر بتاؤں گا۔ بس اتنا جان لیں کہ میرے پاس ایک جن ہے۔ میں نے کوئی جادو نہیں سیکھا۔ جادو کرنے والا ویسے ہی دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر الحمد اللہ میں مسلمان ہوں۔" میں نے مختصراً ان کو بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ جن کہاں سے آیا۔" بابا شاید اپنی حیرت کو دبا نہیں پا رہے تھے۔

"بابا!۔۔۔ یہ کہتا ہے کہ یہ پیدائش کے وقت سے میرے ساتھ ہے۔ ایک لمبی کہانی ہے جو اس وقت راستے میں سنانا مناسب محسوس نہیں ہوتا۔" میں نے کچھ مزید بتاتے ہوئے کہا۔ میں سمجھ سکتا تھا کہ بابا کی حیرت بجا ہے۔ اور ان کا اس پر کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس لئے اتنا بتا دیا کہ ان کی کچھ نہ کچھ تسلی ہو سکے۔ کچھ دیر چلنے کے بعد ہم مدرسہ پہنچ گئے۔ شاہ جی عصر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم نے بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

جلدی سے وضو کیا اور ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر حسب معمول نشست ہوئی۔ شاہ جی نے حسب معمول ہمارا استقبال بہت گرمجوشی سے کیا اور مجھے اپنے پاس ہی بیٹھا لیا۔ آج معمول سے کچھ کم لوگ موجود تھے۔ شاہ جی نے سب سے حال احوال پوچھا پھر میرے طرف دیکھ کر بولے۔

"ہاں بھئی سلیمان میاں۔۔۔ تمہارے کیا حال چال ہیں۔ تعلیم تو ٹھیک چل رہی ہے نا؟" شاہ جی کا لہجہ ہمیشہ کی طرح محبت سے بھرپور تھا۔

"جی شاہ جی!۔۔۔ اللہ کا شکر ہے۔ سب ٹھیک ٹھاک ہیں۔ بس آپکی دعاؤں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔" میں نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

"بیٹا ہمارے دعائیں تو ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔" انہوں نے اسی

www.islamiurdubook.blogspot.com

طرح محبت بھرے لہجے میں کہا۔ ”اور سناؤ آج کیسے آنا ہوا؟ میں جانتا ہوں کہ تم کسی نہ کسی سوال سے مجبور ہو کر ہی ہمیں یاد کرتے ہو۔“ اس دفعہ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی شاہ جی!۔۔۔ پیاسا ہی کنویں کے پاس آتا ہے۔“ میں نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔ ”کچھ سوالوں کے جواب نہیں مل رہے تھے سوچا آپ سے درخواست کروں۔“

”پہلی بات تو یہ ہے کہ میرا علم بہت ہی ناقص اور کم ہے۔ اس لئے میری کنویں کے ساتھ تشبیہ مناسب نہیں۔“ انہوں نے عاجزی سے کہا۔ ”ہاں کوشش کروں گا کہ تمہارے سوالوں کا جواب دے سکوں۔“

”شاہ جی!۔۔۔ کیا جن انسانوں سے افضل مخلوق ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”ہرگز نہیں“ شاہ جی نے فوراً جواب دیا۔ ”اللہ تعالیٰ کے کلام سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

زیادہ معتبر کلام اور کونسا ہے؟ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اشرف کا مطلب ہوتا ہے افضل اور اعلیٰ۔ لہٰذا واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ انسان ہی اشرف اور افضل مخلوق ہے۔ ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ ان سب حوالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان سب مخلوقات حتیٰ کہ فرشتوں سے بھی افضل ہے۔"

"پھر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کوئی طاقت ور جن کسی انسان پر قابض ہو جاتا ہے اور بلاوجہ اس کو اور اس کے خاندان والوں کو تنگ کرتا ہے۔" میں نے اگلا سوال کیا۔

"ہاں ایسا اکثر ہو جاتا ہے۔" شاہ جی نے جواب دیا۔ "مگر اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ جن انسان سے افضل ہو گیا۔ بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے کہ اس انسان نے اپنا عرفان حاصل نہیں کیا۔ یاد رکھو انسان

www.islamiurdubook.blogspot.com

اس گوشت پوست کے لباس کا نام نہیں ہے۔ اصل انسان وہ روح ہے جو اللہ کے حکم سے اس جسم میں ایک مقررہ وقت تک مقید رہتی ہے۔ جن لوگوں کو کسی نہ کسی حد تک اپنی روح کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے وہ لوگ ان جنوں کے بس میں نہیں آتے۔ ہاں وہ لوگ جو دین سے دوری کی وجہ سے اپنے آپ سے دور چلے جاتے ہیں وہ اکثر ایسے طاقت ور جنوں کے ہاتھوں یرغمال بن جاتے ہیں۔'' شاہ جی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ایسے جنوں کو نکالنے کا کیا طریقہ ہے۔'' میں نے اصل بات کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔

''بیٹا!۔۔۔ جیسے ہر کام کو کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے اسی طرح ایسے کاموں کو کرنے کے لئے بھی مختلف عملیات ہیں۔ جن لوگوں کو اللہ نے یہ ذمہ داریاں دی ہوئی ہیں۔ وہ ان سے بخوبی واقف ہیں اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

موقعہ محل کے مطابق درست طریقہ کار کا انتخاب کرتے ہیں۔" شاہ جی نے محتاط سا جواب دیا۔

"شاہ جی کیا آپ ایسے کسی عامل کا پتہ جانتے ہیں جو ایسے کام کرنے کا تجربہ رکھتا ہو؟" میں نے اشتیاق سے پوچھا۔

اس بار شاہ جی نے چونک کر مجھے دیکھا۔ شاید وہ میرا مقصد سمجھ گئے تھے۔

"میں نے شاید پہلے بھی شیخ تبریزی صاحب کا ذکر کیا تھا۔" شاہ جی نے مجھے یاد دلایا۔ "وہ ایسے کاموں کا کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ اگر تم کہو تو میں ان کے نام ایک چھٹی تم کو لکھ دیتا ہوں۔ وہ اس سلسلے میں یقیناً تمہاری کچھ نہ کچھ راہنمائی فرما سکیں گے۔"

"شاہ جی! ۔۔۔ میں آپکا شکر گزار رہوں گا۔" میں نے ممنون ہوتے ہوئے کہا۔ "مہربانی فرما کر مجھے ان کی رہائش یا پھر مدرسے کا پتہ بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

سمجھا دیں۔"

شاہ جی نے ایک رقعہ لکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور پرچے پر شیخ تبریزی صاحب کا ایڈریس بھی لکھ دیا۔ یہ دونوں کاغذ لے کر میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اتنے میں مغرب کی اذان سنائی دینے لگی۔ میں نے اور بابا نے مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھی اور پھر گھر کی طرف واپس چل پڑے۔

گھر پہنچ کر بابا نے پھر سے تقاضا کیا کہ میں ان کو سب کچھ صاف صاف بتا دوں کہ یہ چکر کیا ہے۔ ان کے اصرار پر میں نے ساری کہانی سنا دی۔ اماں بھی وہی پر تھیں۔ یہ جان کر ان کو کافی صدمہ ہوا کہ میں جان گیا ہوں کہ میں ان کی اولاد نہیں ہوں۔

"بیٹا ہم دونوں میاں بیوی نے تم کو ہمیشہ اپنے سگے بیٹے کی طرح چاہا ہے۔ کبھی یہ نہیں سوچا کہ تم نے کسی اور کی کوکھ سے جنم لیا ہے۔" بابا نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

نمناک آنکھوں سے کہا۔ والدہ بھی رونے لگیں۔

"امّاں اور بابا آپ دونوں سن لیں کہ بیشک مجھے پتہ چل گیا ہے کہ مجھے آپ لوگوں نے جنم نہیں دیا ہے پھر بھی میرے دل میں آپ لوگوں کے محبت اور احترام میں ایک رتی بھر بھی کمی نہیں آئی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ آپ لوگوں نے جس طرح مجھ یتیم کو پالا پوسا ہے میں ساری زندگی بھی چاہوں تو اس کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے ایسے ہی پیار دیتے رہیں اور میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ کبھی آپکو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔ آپ ہی میرے اصل والدین ہیں۔ مجھے اور کوئی والدین نہیں چاہیے۔" میں نے کھلے الفاظ میں اپنے دل کی بات کر دی اور بولتے ہوئے میری آنکھیں بھی بھر آئی۔ ہم تینوں کافی دیر تک ایک دوسرے سے لگے روتے رہے۔ جب دل کا بار کچھ کم ہوا تو

www.islamiurdubook.blogspot.com

بابا نے مجھ سے پوچھا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے؟ تم نے شیخ تبریزی صاحب کا ایڈریس بھی لیا ہے۔"

"بابا!۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ میں انہی راہوں کا راہی ہوں۔" میں نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ "میری زندگی کا مقصد ہی لوگوں کے کام آنا ہے۔ اس لئے میں ان علوم کو سیکھنے کی کوشش کروں گا اور جہاں تک ہو سکا لوگوں کی مدد کروں گا۔"

"بہت ہی نیک ارادہ ہے۔ اللہ تمہاری مدد کرے۔" بابا اور اماں دونوں نے بیک وقت کہا۔

"بس مجھے آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہوگی۔" میں نے خلوص دل سے کہا۔

یونہی باتیں کرتے کرتے کافی رات ہوگئی اور پھر ہم سونے کے لیے

www.islamiurdubook.blogspot.com

اپنے اپنے بستر پر چلے گئے۔

سونے سے پہلے میں اپنے حالات پر غور کر رہا تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ میرے خاندان کی کوئی پرانی دشمنی تھی جو میرے آڑے آ رہی تھی اسی لیے میری ماں کو اور اس کے بعد سہراب جن کو مجھے بچانے کی پاداش میں قتل کیا گیا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ میرے والد پر کیا گزری۔ اچانک میں نے سوچا کہیں خدانخواستہ ان کو بھی کسی نے قتل نہ کر دیا ہو ورنہ یقیناً وہ مجھے ضرور تلاش کرتے۔ مگر یہ سب قیاس آرایاں تھیں۔ میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ یہی سب کچھ سوچتے سوچتے مجھے نیند آ گئی۔

اگلی صبح ناشتے سے فارغ ہو کر میں نے شیخ صاحب کا ایڈریس پوچھا تو وہ کراچی کے نواحی علاقے کا تھا۔ مجھے جانے اور پھر واپس آنے میں سارا دن لگ جانا تھا۔ میں نے سوچا کہ آج کالج سے آف کر لیتا

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے اماں اور بابا سے اجازت لی اور پیدل ہی قریبی بس سٹاپ کی طرف چل پڑا۔ بس سٹاپ پر جلد ہی مجھے شہر سے باہر جانے والی بس مل گئی۔ دو تین بسیں بدل کر میں بہر حال اس علاقے میں پہنچ ہی گیا۔ یہاں جب میں شاہ جی کے دیئے ہوئے پتے پر پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک گھر تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ شیخ صاحب گھر میں رہتے تھے میرا اندازہ تھا کہ شاید وہ بھی کوئی مدرسہ چلاتے ہونگے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ کافی دیر تک کوئی نہیں آیا۔ میں نے دوسری بار پھر دروازہ کھٹکھٹایا اور اس بار اندر سے ایک آواز آئی۔

"کون ہے بھئی۔" آواز بڑی نحیف سی تھی اور دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"جی مجھے برکت علی شاہ صاحب نے بھیجا ہے آپ کے پاس۔" میں نے باہر سے ہی ذرا اونچی آواز میں جواب دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"آ جاؤ بھی۔ دروازہ کھلا ہے۔" انہوں نے بمشکل کہا۔

میں اندر داخل ہو گیا۔ گھر بس عام سا ہی تھا اور لگتا تھا کہ کافی دنوں سے کسی نے وہاں کی جھاڑ پونچھ نہیں کی تھی۔ میں جس دروازے سے اندر داخل ہوا تھا وہاں سے لے کر صحن تک ایک راہداری تھی۔ صحن میں پہنچتے ہی میں نے ایک کمرے کا کھلا ہوا دروازہ دیکھا۔ ابھی میں اس کمرے کے دروازے کے قریب ہی گیا تھا کہ اندر سے آواز آئی۔

"آؤ بھی اندر آ جاؤ۔" یہ وہی نحیف آواز تھی مگر بڑی واضح تھی۔

میں اندر داخل ہو گیا۔ اندر ایک چارپائی پر ایک بوڑھا شخص نیم دراز تھا اور اس کے ارد گرد کچھ برتن پڑے تھی میں نے تصدیق کرنے کے لئے پوچھا۔

"شیخ تبریزی صاحب؟"

"جی!۔۔ بندے کو شیخ رئیس الدین تبریزی کہتے ہیں۔" انہوں نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

جواب دیا۔

میں نے آگے بڑھ کر شاہ جی کا پرچہ ان کو پکڑا دیا۔

"ادھر موڑھے پر بیٹھ جاؤ۔" انہوں نے مجھے ایک موڑھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پرچہ کھول کر پڑھنے لگے۔ جب انہوں نے پرچہ پڑھ لیا تو غور سے مجھے دیکھنے لگے پھر کہنے لگے۔

"تو تم وہی لڑکے ہو جسے سہراب نے شاہ صاحب کے حوالے کیا تھا۔" انہوں نے تصدیق کرنے والے انداز میں پوچھا۔

"جی شیخ صاحب۔" میں نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

اچانک شیخ صاحب نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ ان کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ وہ کچھ سونگھ بھی رہے تھے۔

"کوئی جن زاد یہاں پر موجود ہے۔" انہوں نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ "ٹھہرو میں ابھی اسے بھگاتا ہوں۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"وہ آیان ہے میرا محافظ جن۔" میں نے جلدی سے انہیں ٹوکا کیونکہ وہ کچھ پڑھنے لگے تھے۔ انہوں نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ پھر بولے۔

"میں ان جنوں پر بھروسہ نہیں کیا کرتا۔ ہوسکتا ہے اس جن کی آڑ میں کوئی اور جن مجھ پر وار کردے۔ اس لئے اس کو بولو کہ میرے گھر سے باہر چلا جائے۔ تم واپسی پر اسے ساتھ لے لینا۔" اس بار انہوں نے تیز لہجے میں کہا۔

"آیان!۔۔۔ تم باہر میرا انتظار کرو۔" میں نے اونچی آواز میں کہا۔

"جو حکم میرے آقا۔" آیان کی آواز گونجی۔

ویسے یہ میرے لئے حیرت کی بات تھی کہ شیخ صاحب نے آیان کی موجودگی کا کیسے احساس کرلیا۔ یقیناً وہ اپنے علم میں کامل تھے۔

"ہاں اب بتاؤ۔ تمہارا مسئلہ کیا ہے۔" انہوں نے کچھ دیر کے بعد

www.islamiurdubook.blogspot.com

کہا۔

"جی میرے ایک جاننے والے ہیں وہاں کسی جن نے ایک لڑکی پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ آپ ہماری مدد کریں تا کہ اس لڑکی اور اس خاندان کی زندگی اس منحوس جن سے چھڑائی جا سکے۔" میں نے اپنے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا۔

"کیا علامات ہیں مریض کی؟" انہوں نے دریافت کیا۔

پھر میں نے شروع سے لے کر ساری بات ان کو بتا دی۔ یہ بھی بتا دیا کہ میں نے آیان کی مدد سے اس پر قابو ڈالنے کی پوری کوشش کی مگر ناکام رہا۔

"کیا نام بتایا تم نے اس جن کا؟" انہوں نے مجھ سے دوبارہ پوچھا۔

"ثوبان"۔ میں نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہم کل کو چلنے کے لئے تیار ہیں۔" شیخ صاحب نے حامی

www.islamiurdubook.blogspot.com

مسکراتے ہوئے کہا۔ ”مگر تم کو سواری کا انتظام کرنا ہوگا۔ ہم کوئی نذر نیاز نہیں لیتے مگر خود کبھی چل کر سائل کے گھر نہیں جاتے۔“

”ضرور شیخ صاحب۔“ میں نے جلدی سے کہا۔ ”میں آپ کے لئے گاڑی کا انتظام کروں گا۔ کل میں کتنے بجے آجاؤں؟“

”دو بجے آنا۔“ انہوں نے کہا اس کے ساتھ ہی وہ تھوڑا سا کھانے۔

”ایک بات پوچھوں اگر آپ اجازت دیں؟“ میں نے ایک سوال پوچھنے کے لیے اجازت مانگی۔

”ہاں ہاں پوچھو۔“ شیخ صاحب نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ کے آس پاس کوئی بھی نہیں ہے؟ کوئی فیملی ممبر یا پھر کوئی ملازم وغیرہ۔“ میں نے پوچھا۔

”بس کیا بتائیں۔۔۔ بس یہ جن زادوں نے ہمارا یہ حال کر دیا ہے۔“ انہوں نے افسردہ لہجے میں جواب دیا۔ ”اب تو زندگی کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

آخری ایام ہیں بس گنتی پوری کر رہے ہیں۔" بات مکمل کرتے ہوئے ان کے چہرے پر تلخی آمیز مسکراہٹ تھی۔

"تم سناؤ یہ جن کیسے قابو کیا؟" انہوں نے پوچھا۔

میں نے ساری کہانی ان کو سنا دی۔ انہوں نے غور سے سب کچھ سنا اور پھر بولے۔

"ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا۔ یہ جن زاد کبھی دل سے ہم آدم زادوں کو پسند نہیں کرتے۔ اس لئے ہر وقت کوئی نہ کوئی چال چلتے رہتے ہیں۔ ان پر قابض رہنے کے لئے ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا بہت ضروری ہے۔" شیخ صاحب نے نصیحت کرنے والے انداز میں کہا۔

"شیخ صاحب!۔۔۔ میں اس سلسلے میں کچھ نہیں جانتا۔ آپ ہی راہنمائی فرمائیں۔" میں نے عاجزی سے کہا

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

"جب ایک بار ایک جن کسی کی غلامی میں آجاتا ہے تو وہ انسان اس کا مالک بن جاتا ہے۔ بحیثیت مالک وہ جو بھی کہے جن پر کرنا فرض ہوتا ہے۔ وہ کوئی بھی براہ راست حکم سے انکار نہیں کر سکتا مگر کبھی کبھی معلومات کی کمی کے باعث یہ جن ہم انسانوں کو الو بناتے ہیں۔"

انہوں نے میری معلومات بڑھانے کی غرض سے بتانا شروع کیا۔

"بس یہ ذہن میں رکھو کہ ایک تو ان کی ساری باتوں پر کبھی من وعن یقین نہ کرنا اور دوسرا کبھی یہ لفظ مت بولنا کہ میں تم کو آزاد کرتا ہوں۔ اگر تم نے یہ الفاظ با آواز بلند اس کے سامنے بول دیئے تو یہ آزاد ہو جائے گا۔ کچھ جن دھوکا دہی سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور آزاد ہوتے ہی پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ جس انسان نے ان کو غلام بنایا ہوتا ہے اس کو قتل کر دیتے ہیں۔"

"شیخ صاحب ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔" میں نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

پوچھا۔ ”یہ ہمارے حکم ماننے پر مجبور کیوں ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ اگر یہ جن میرا حکم ماننے سے انکار کر دے تو میں اس کا کیا بگاڑ سکتا ہوں؟“

”دراصل یہ رشتہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔“ شیخ صاحب نے جواب دیا۔ ”اگر ایک غلام جن اپنے مالک کے براہ راست حکم کو جو کسی ایسے کام کا ہو جو وہ کر سکتا ہو، سے انکار کر دے تو اسی وقت اس کا وجود جل کر بھسم ہو جائے۔ ایک غلام جن کی زندگی اس کے مالک کے اختیار میں ہوتی ہے۔ اگر مالک جن کو مر جانے کی بددعا دے دے یا پھر اونچی آواز میں اس کو مرنے کا کہہ دے تو واقعی وہ جن مر جاتا ہے۔ البتہ آزاد جن اپنی مرضی کے مختار ہوتے ہیں۔“

”اب مجھے سمجھ آیا کہ وہ کیوں مجبور ہو کر میرے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔“ میں نے پرخیال لہجے میں کہا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

"اچھا شیخ صاحب مجھے اجازت دیجیے گا۔" میں نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے واپس جاتے ہوئے بھی دو گھنٹے لگ جانے ہیں۔"

"کیوں مذاق کرتے ہو بھائی" شیخ صاحب نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جی!۔۔۔ کیا مطلب" میں نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ "میں نے تو کوئی مذاق نہیں کیا۔ واقعی مجھے دو گھنٹے لگ گئے ہیں آتے ہوئے۔ میں کورنگی سے آیا ہوں اور دو تین بسیں بدلنی پڑی تھیں۔"

"بھائی!۔۔۔ تم بھی خوب ہو۔ ہوائی جہاز تمہارا اپنا ہے اور بسوں میں سفر کر رہے ہو۔" شیخ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی میں سمجھا نہیں۔" میں واقعی نہیں سمجھ سکا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

نہ بھی تم ایک عدد جن کے مالک ہو جو غیر مرئی مخلوق ہے۔ اس کو حکم دو اور دیکھو چشم زدن میں یہ تم کو تمہاری منزل مقصود پر پہنچا دے گا۔ اگر بولو گے تو آسمانوں کی سیر کرا دے گا تم کو ایسا لگے گا جیسے تم جہاز میں بیٹھے ہو بلکہ جہاز کے اوپر بیٹھے ہو۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا اور میں حیران سا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر ہے تو یہ بہت اچھی اور سہولت کی بات ہے۔ اچانک ایک بات سوچ کر میں نے سوال کیا۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ مجھے اونچائی سے جان بوجھ کر گرا دے تاکہ مجھ سے نجات مل سکے؟" میں نے سوال کیا۔

"جب تک یہ تمہارا غلام ہے، یہ ایسا نہیں کرے گا۔ اگر کرے گا تو خود بھی جل جائے گا۔ ہاں اگر تم نے اسے آزاد کر دیا تو پھر یہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔" شیخ صاحب نے جواب دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

شیخ صاحب کے پاس آنے کا مجھے بذات خود بڑا فائدہ ہوا تھا۔ ایک نئی بات کا پتہ چلا تھا۔ میں نے اٹھتے ہوئے اجازت چاہی تو شیخ صاحب شاید روتا اٹھنے لگے۔ اٹھنے کے دوران اچانک ان پر شدید کھانسی کا دورہ پڑا۔ کھانستے کھانستے وہ تقریباً الٹ گئے۔ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر ان کو سنبھالا۔ ان کا جسم شدید گرم تھا۔ میرے خیال میں ان کو کم از کام ایک سو تین بخار تھا۔ کچھ کھانسی تھمی تو وہ سیدھے ہوئے۔ یہ دیکھ کر میرے ہوش اڑ گئے کہ ان کے منہ سے خون لگا ہوا تھا۔ شاید انہوں نے خون کی قے کی تھی۔

"شیخ صاحب!۔۔۔ آپ کی طبیعت تو بہت خراب ہے" میں نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو یار!۔۔۔ بس ٹھیک ہی ہوں۔ زندگی کے دن پورے کر رہا ہوں۔" انہوں نے پھر افسردہ لہجے میں کہا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"میں آپ کو اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ چلیں آپ کو ہسپتال لو چلوں۔" میں نے جلدی سے کہا۔

"کن چکروں میں پڑ رہے ہو میاں" انہوں نے زہریلی ہنسی کے ساتھ کہا۔ "اپنا کام کرو اور چلتے بنو۔"

"نہیں میں ایسے نہیں کر سکتا۔" میں نے کہا اور ان کو سہارا دے کر اٹھانے لگا۔ وہ بہت ہی ضعیف تھے۔ بڑی مشکل سے ان کو سہارا دے کر میں باہر تک لے کر آیا۔ اور پھر باہر کا دروازہ کھول کر گلی میں آ گیا۔ ابھی تھوڑا سا اور چلنا تھا پھر سڑک آ جاتی اور وہاں سے شاید کوئی ٹیکسی وغیرہ مل جاتی۔ اچانک میں نے سوچا کہ کیوں نہ آیان کو بولوں کے ہمیں چھوڑ آئے۔

"آیان!۔۔۔کیا تم ہمیں کسی ٹیکسی تک چھوڑ سکتے ہو؟" میں نے اونچی آواز میں کہا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

پھر آہستہ آہستہ ان کو لے کر میں گلی میں آگے کی جانب بڑھنے لگا۔ مگر ہم دونوں کو ہی مشکل ہو رہی تھی۔ اچانک مجھے ایک خیال آیا اور میں نے جھک کر شیخ صاحب کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ اس طرح ان کا سارا وزن تو میرے اوپر پڑا مگر مجھے چلنے میں دشواری کا سامنا نہیں تھا۔ میں یہ بتاتا چلوں کہ وہ وقت میں پندرہ سولہ سال کا لڑکا تھا مگر میرا جسم بہت مضبوط تھا۔ میں آسانی سے اپنے ہم عمر لڑکوں سے زیادہ وزن اٹھا لیا کرتا تھا۔ یہ قوت اس وقت میرے کام آ رہی تھی۔ بہر حال شیخ صاحب کو اسی طرح اٹھائے ہوئے میں سڑک تک پہنچا۔ وہاں ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا اور جلد ہی ایک ٹیکسی آ گئی۔ میں نے اسے ہاتھ دے کر روکا اور پھر شیخ صاحب کو پچھلی سیٹ پر بیٹھا کر اسے قریبی ہسپتال جانے کا کہا۔

ایک نجی ہسپتال قریب ہی تھا ٹیکسی والا ہمیں وہاں لے گیا۔ میں نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

جلدی سے ٹیکسی کا کرایہ دیا جو اتنا بن گیا تھا کہ میرے جیب خالی ہو گئی مگر مجھے اس کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ میں نے ہسپتال والوں کو بتایا کہ میرے ساتھ ایک مریض ہے جو خود نہیں چل سکتا۔ انہوں نے جلدی سے دو آدمیوں کے ساتھ سٹریچر بھجوا دی اور اس طرح ہم شیخ صاحب کو لے کر ہسپتال میں داخل ہو گئے۔

تقریباً پندرہ منٹ کے جائزہ لینے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کچھ ٹیسٹ لکھ کر دیے۔ ٹیسٹ ہسپتال ہی کی ایک لیبارٹری سے کروانے تھے۔ جب میں وہاں گیا تو انہوں نے دو ہزار کا بل میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ میں ہکا بکا اس بل کو دیکھ رہا تھا۔ میرے پاس اتنی رقم سارے سال میں جمع نہیں ہوتی تھی۔ میں یہ بل کہاں سے دیتا۔ اچانک مجھے آیان کا خیال آیا۔ میں بل تھامے ایک کونے میں چلا گیا جیسے رقم نکالنے لگا ہوں۔ اور پھر میں نے نیچی آواز میں آیان کو مخاطب

www.islamiurdubook.blogspot.com

کیا۔

"آیان!۔۔۔کیا تم کچھ رقم کا بندوبست کر سکتے ہو۔" میں نے پوچھا۔

"ضرور کر سکتا ہوں" آیان نے جواب دیا۔ "کتنی رقم لاؤں؟"

"دو ہزار کا بل ہے تم ایسا کرو تین ہزار کا بندوبست کر لاؤ۔اور سنو کب تک آ جاؤ گے؟" میں نے اسی طرح نیچی آواز میں پوچھا۔

"آقا!۔۔۔رقم آپ کے دائیں والی جیب میں ہے۔" آیان نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا" میں نے چونک کر پوچھا۔اور پھر میں نے اپنی دائیں جیب میں ہاتھ ڈالا تو حیران رہ گیا۔پانچ پانچ سو کے نوٹ تھے۔میں نے گنے تو پورے چھ نوٹ تھے یعنی تین ہزار۔میرے خوشی کی انتہا نہ رہی۔میں نے فوراً دو ہزار نکال کر بل ادا کیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

تقریباً ایک گھنٹے میں رپورٹس تیار ہوگئی۔ رپورٹس لے کر میں ڈاکٹر صاحب کے کمرے میں چلا گیا۔ شیخ صاحب اس دوران جنرل وارڈ کے ایک عارضی بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے تمام رپورٹس کا اچھا طرح جائزہ لیا اور پھر کہنے لگے۔

"آپ اس مریض کے کیا لگتے ہیں۔" انہوں نے پوچھا۔

"جی۔ رشتہ تو کچھ نہیں ہے مگر ان کا کوئی اپنا اس شہر میں نہیں ہے اور یہ میرے شیخ صاحب کے بہت قریبی دوست ہیں اس لئے ان کا علاج کروانا میرا فرض ہے۔" میں نے صورتحال بیان کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹا!۔ ان کو ٹی بی ہے اور وہ بھی آخری سٹیج پر۔" ڈاکٹر صاحب نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ اور میں ہکا بکا رہ گیا۔

"ان کا علاج تو ممکن نہیں ہے مگر صرف کوشش کی جا سکتی ہے کہ ان کے آخری ایام کم سے کم تکلیف دہ ہوں۔" ڈاکٹر صاحب نے صاف

www.islamiurdubook.blogspot.com

صاف بات کرتے ہوئے کہا۔ ”ہم ان کو داخل تو کر لیتے ہیں مگر میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کب ان کو آخری دورہ پڑ جائے۔ آپ اگر ان کو کسی اور ہسپتال میں لے جانا چاہیں تو لے جا سکتے ہیں۔“

میں کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔

”آپ انہیں ادھر ہی داخل کریں۔ میں سارا خرچہ اٹھاؤں گا۔ آپ مہربانی کر کے اپنی پوری کوشش کریں۔“ میں نے التجا کی۔

ڈاکٹر صاحب نے ایک ایڈوانس بنا دی جس کو دکھاتے ہی ہمیں ایک کمرہ اسائن کر دیا گیا۔ میں ایک دو سٹاف کے ارکان کے ساتھ شیخ صاحب کو ان کے کمرے تک لے گیا۔ ایک نرس کمرے میں آ کر انہیں ایک ڈرپ لگا دی۔ ایک ہزار روپے میں نے ایڈوانس کی مد میں ہسپتال والوں کو جمع کروا دیے۔ اور ان سے درخواست کی کہ کسی چیز میں پیسوں کی وجہ سے تردد نہ کیا جائے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

شیخ صاحب کی طبیعت بھی ڈرپ لگنے سے کچھ سنبھل گئی تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے ان سے اجازت طلب کی۔ اور اگلے دن آنے کا وعدہ کر کے باہر چلا آیا۔ باہر آتے ہی میں نے پہلی بار آیان کو اپنے آپ کو گھر پہنچانے کا حکم دیا۔ آیان نے مجھے آنکھیں بند کرنے کا کہا۔ اور ایک جھٹکے کے بعد اس نے آنکھیں کھولنے کا کہا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میں اپنے گھر کے صحن میں تھا۔ گھر کے اندر داخل ہوا تو اماں بھی حیران رہ گئی کہ انہوں نے تو دروازہ بند کیا تھا پھر میں اندر کیسے موجود ہوں۔ میں نے ان کو بتایا کہ یہ میرے محافظ جن کا کرشمہ ہے۔

مجھے زوروں کی بھوک لگی تھی۔ جلدی سے کھانا کھایا جو لنچ اور ڈنر کے درمیان کا تھا۔ پھر میں شاہ جی کی طرف چلا گیا تا کہ ان کو خبر دے سکوں۔ میرے جن نے مجھے پلک جھپکنے میں شاہ جی کے مدرسے کے سامنے ایک نسبتاً سنسان جگہ پر پہنچا دیا۔ شاہ جی کو شیخ صاحب کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

حالت کا سن کر بہت دکھ ہوا۔ انہوں نے اگلی صبح میرے ساتھ چل کر عیادت کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور مجھے تاکید کی کہ چلتے ہوئے ان کو ساتھ لے کر چلوں۔ گھر واپس پہنچ کر میں نے والد صاحب کو ساری صورتحال بتا دی۔

"بیٹا!۔۔۔ ایسی صورتحال میں یہ مناسب نہیں لگتا کہ تم شیخ صاحب کو اس لڑکی کے جن کو نکالنے کا بولو۔" بابا نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"جی بالکل۔ ایسے حالات میں ان کی صحت زیادہ ضروری ہے مگر ان کے علاوہ کوئی اور بھی تو نہیں ہے جو یہ کام کر سکے۔" میں نے بے چارگی سے کہا۔

"اللہ جو بھی کرے گا بہتر ہی کرے گا۔" بابا نے جواب دیا۔

"بابا اب آپ کو کام کرنے کی ضرورت نہیں۔" میں نے کہا۔ "ہمیں جب پیسوں کی ضرورت ہو گی ہم آپان کو بولیں گے اور وہ لے آئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

گا۔"

"بیٹا۔۔۔ میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ بغیر محنت کے پیسہ ہمارے لیے حرام ہے۔ میں شاہ جی سے اگلی جمعرات کو شرعی رائے بھی لے لوں گا۔" بابا نے کہا۔ "تمہاری بات اور ہے تم اسے کسی دوسرے کی مدد کے لئے استعمال کر رہے ہو۔ اللہ تم کو اس کا اجر دے۔ ہمیں ہماری اپنی کمائی سے ہی کھانے دو"

مجھے معلوم تھا کہ وہ بہت زیادہ مذہبی آدمی ہے اس لئے میں نے ان سے بحث کرنا مناسب نہ سمجھی۔ کچھ دیر باتیں کرکے ہم لوگ اپنے اپنے بستر پر آ گئے۔

اگلی صبح میں ناشتہ کر کے شاہ جی کی طرف چلا گیا۔ پھر ہم دونوں کو آیان نے شیخ صاحب کے پاس ایک نسبتاً سنسان جگہ پر پہنچا دیا۔ شاہ جی کا بھی یہ پہلا اس قسم کا سفر تھا لہذا حیرت فطری تھی۔ جب ہم شیخ

www.islamiurdubook.blogspot.com

صاحب کے پاس پہنچے تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ ان کی حالت کل کی نسبت زیادہ خراب تھی۔ اب تو وہ بات بھی نہیں کر پا رہے تھے۔ بس اشاروں سے ہی بول رہے تھے۔ جیسے ہی وہ بات کرنے کی کوشش کرتے کھانس کھانس کر برا حال ہو جاتا۔ ہم نے اشارے سے ان کو بات کرنے سے منع کر دیا۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کے کمرے کا رخ کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ رات ان کو ایک اور دورہ پڑا تھا مگر ہسپتال کے عملے نے مل کر انہیں بچا لیا۔ اگر وہ گھر پر ہوتے تو ان کا بچنا ناممکن ہی تھا۔ مجھے بڑی پریشانی ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اشارے میں پھر کہا کہ ان کے پاس وقت بہت کم ہے۔ میں اسی پریشانی میں کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ شاہ جی باہر نکل آئے۔ مجھے پریشان دیکھ کر وجہ پوچھی۔ میں نے تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"بہت افسوس ہوا سن کر۔" شاہ جی نے افسوس سے کہا۔

"کیا شیخ صاحب کا کوئی اپنا نہیں ہے کہ ان کو اطلاع دے دی جائے؟" میں نے شاہ جی سے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا۔ میری معلومات کے مطابق ان کی فیملی کسی حادثے کا شکار ہو گئی تھی۔ اور کوئی رشتہ دار اگر ہے تو میں نہیں جانتا۔" شاہ جی نے بتایا۔ "چلو چل کر شیخ صاحب سے پوچھ لیں۔"

ہم لوگ شیخ صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ شیخ صاحب سے پوچھا کہ اگر وہ کسی قریبی عزیز یا رشتہ دار کو اطلاع دینا چاہیں تو ہم دے سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے اشارے سے بتایا کہ ان کا کوئی نہیں ہے بس اوپر آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے رہے۔ بہر حال ان حالات میں ہماری ذمہ داری کچھ اور بھی بڑھ جاتی تھی۔ ہم لوگ سارا دن شیخ صاحب کے ساتھ رہے۔ جب اندھیرا چھا گیا۔ تو میں نے فیصلہ کیا

کہ میں رات ان کے پاس گزاروں گا۔ اور شاہ جی کو میں نے ضد کر کے گھر جانے پر مجبور کر دیا۔ آیان اسی طرح ان کو چھوڑ آیا۔

بات تو معمولی سی تھی اگر ہم چلے بھی جاتے تو کوئی بات نہیں تھی۔

ہسپتال کا عملہ ان کی دیکھ بھال کر ہی رہا تھا۔ مگر میں نے جولا چارگی شیخ صاحب کی آنکھوں میں دیکھی تھی وہ بہت ہی عجیب تھی۔ ان کو بڑی شدت سے احساس تھا کہ ان کا کوئی اپنا ان کے پاس اس نازک وقت میں نہیں ہے۔ لہذا میں ان کو بس وہ ایک احساس دینا چاہتا تھا۔ کہ کوئی ان کے پاس ہے۔

آیان جب واپس آ گیا تو میں صرف چند منٹ کے لئے گھر گیا اور اماں کو بتا آیا کہ آج رات میں شیخ صاحب کے ساتھ ہسپتال میں ہی بسر کروں گا۔

شیخ صاحب کو کوئی خواب آور انجکشن دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ گہری نیند

www.islamiurdubook.blogspot.com

سوئے ہوئے تھے۔ نیند ہی وہ واحد حالت تھی جس میں ان کو آرام کا احساس ہوتا تھا۔ مگر آدھی رات کے قریب ان کی آنکھ کھل گئی۔ مجھے اپنے پاس بیٹھا دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ اشارے سے پوچھا کہ میں اس وقت کیا کر رہا ہوں۔

"میں آپ کے لئے رک گیا تھا۔ شاید میری کہیں ضرورت پڑ جائے۔" میں نے جواب دیا۔ "آپ سو جایئے۔ مجھے اپنا ہی سمجھیں میں کوئی غیر نہیں ہوں۔"

انہوں نے ممنون نظروں سے میری طرف دیکھا۔ کچھ دیر وہ جاگتے رہے پھر ان پر ہلکا سا کھانسی کا دورہ پڑا تو میں نرس کو بلا لایا۔ نرس نے میرے کہنے پر ان کو ایک اور نیند کا انجکشن لگا دیا۔ اور کچھ دیر میں وہ پھر سو گئے۔ میں تمام رات جاگتا رہا۔ صبح تقریباً سات بجے شاہ جی ناشتے کا سامان لے کر بابا کے ساتھ آ گئے۔ انہوں نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہمیں ناشتہ کروایا۔ اور پھر شاہ جی کے بہت اصرار پر میں آرام کرنے گھر آ گیا۔ اس دن کالج کی چھٹی تھی اس لئے کالج جانے کی تو ضرورت نہیں تھی۔ میں بس سوتا ہی رہا۔ تقریباً شام کو چھ بجے میں آیان کی مدد سے ہسپتال پہنچ گیا اور پھر آٹھ بجے تک میں نے شاہ جی کو زبردستی گھر بھجوا دیا۔ اور اسی طرح دوسری رات کے لئے میں پھر ڈیوٹی پر تھا۔ الغرض کوئی ایک ہفتہ اسی طرح گزر گیا۔ شروع شروع میں شاہ جی باقاعدگی سے آتے رہے مگر پھر شیخ صاحب نے خود ہی منع کر دیا کیونکہ شاہ جی ہسپتال میں ہونے کی وجہ سے درس نہیں دے پا رہے تھے جس کی وجہ سے ان کے مدرسے کے بچوں کی پڑھائی کا حرج ہو رہا تھا۔ مجھے اندازہ ہوا کہ شیخ صاحب بھی بہت نیک دل انسان تھے۔ لیکن اس دن سے میری ڈیوٹی ڈبل ہو گئی۔ میں دو گھنٹے صبح اور دو گھنٹے شام کو گھر چلا جاتا اور باقی سارا وقت شیخ صاحب کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

ساتھ ہی ہسپتال میں گزار دیتا۔ میری اس محنت کا مجھے پھل مل رہا تھا۔ شیخ صاحب اب مجھ سے اپنائیت کے ساتھ ملتے تھے۔ بلکہ ایک دو بار انہوں نے مجھے محبت سے بیٹا بھی کہا۔ ہسپتال کے خرچے کی مجھے فکر نہیں تھی۔ آیان کی مدد سے ہر خرچہ پورا ہو رہا تھا۔ اور پھر ایک رات۔ اس رات شیخ صاحب بہت خوش تھے۔ رات کے تقریباً ایک بجے مجھ سے باتیں کرنے لگے۔ ہم انہیں بہت منع کرتے تھے کہ وہ باتیں نہ کریں کیونکہ پھر ان پر کھانسی کا دورہ پڑ جاتا تھا مگر کبھی کبھی وہ ساری ہدایات کو بالائے طاق رکھ کر باتیں شروع کر دیتے تھے۔ شاید یہ ان کی فطرت کے خلاف بات تھی کہ وہ اتنا عرصہ خاموش رہتے۔

"بیٹا!۔۔۔ تمہارے اس عزیز کا کیا بنا جن کی بیٹی پر جن قابض تھا۔" انہوں نے سوال کیا۔

"ابھی تو کچھ نہیں بنا۔ آپ ٹھیک ہو جائیں تو اس کو بھی دیکھ لیتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"میں تو کہتا ہوں ایک دن ہمت کر کے چلے ہی چلتے ہیں۔ ویسے بھی میں اپنی اس زندگی سے تنگ آیا ہوا ہوں۔" انہوں نے کچھ بیزاری سے کہا۔

"نہیں شیخ صاحب!۔۔۔ ابھی آپ کی حالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ آپ کوئی ایڈونچر کریں۔" میں نے خلوص سے کہا۔

"کیا ہوگا؟ زیادہ سے زیادہ میں کام ہی آجاؤں گا۔" انہوں نے تلخی سے ہنستے ہوئے کہا۔ "اس زندگی سے تو وہ موت اچھی ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں۔ آپ بہت جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔ اور پھر ہم لوگ ادھر سلطان علی صاحب کے گھر چلیں گے اس جن سے دو دو ہاتھ کرنے۔" میں نے ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔" ابھی انہوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ ان پر کھانسی

www.islamiurdubook.blogspot.com

کا دورہ پڑ گیا۔ میں جلدی سے بھاگتا ہوا نرس کو بلانے چلا گیا۔ نرس کے ساتھ واپس آیا تو شیخ صاحب کی طبیعت بہت خراب تھی۔ وہ کھانس کھانس کر تقریباً دوہرے ہوئے پڑے تھے۔ نرس نے جلدی سے کچھ انجیکشن لگائے۔ مگر ان کی طبیعت سنبھل نہیں رہی تھی۔ نرس نے ڈاکٹر صاحب کو بھی بلا لیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی کوشش سے ان کی طبیعت میں کچھ بہتری آئی۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے سختی سے بات کرنے سے منع کر دیا۔

شیخ صاحب کے ہوش ٹھکانے لگے تو انہوں نے مجھ سے کچھ لکھنے کے لیے مانگا۔ میں نے آیان کو ایک کاپی اور بال پن لانے کا کہا۔ شیخ صاحب وہ کاپی اور بال پن لے کر اس کاپی پر کچھ لکھتے رہے۔ پھر انہوں نے مجھے اشارے سے ڈاکٹر کو بلانے کا کہا۔

میں ڈاکٹر کو بلا لایا۔ انہوں نے وہ پرچہ کاپی سے پھاڑ کر ڈاکٹر صاحب

www.islamiurdubook.blogspot.com

کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کو پڑھا اور پھر سر ہلا کر اسے طے کر کے جیب میں ڈال لیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو ڈاکٹر صاحب نے عجیب سا جواب دیا۔

"انکی آخری وصیت" ڈاکٹر کی آواز کسی بھی قسم کے جذبے سے خالی تھی مگر مجھے ایک دھچکہ لگا۔

"مگر ابھی کیوں؟" میں نے پوچھا "انشاءاللہ یہ ٹھیک ہو جائیں گے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے مگر قانون کے مطابق ہم پابند ہیں کہ اگر کوئی مریض ہمیں اپنی وصیت دینا چاہے تو ہم اس کو انکار نہیں کر سکتے۔" ڈاکٹر صاحب نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل پڑے۔ میں بھی بے خیالی میں ان کے پیچھے چل پڑا۔ ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ شیخ صاحب کے کھانسنے کی آواز سے الٹے پاؤں پھر بھاگے۔ ان کو ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

اور دورہ پڑا تھا۔ ڈاکٹر اور نرس نے سر توڑ کوشش کی مگر اس بار وہ کچھ نہ کر سکے اور آدھے گھنٹے تک کھانسنے کے بعد شیخ صاحب نے جان اللہ کے حوالے کر دی۔ میرے لیے یہ ایک بڑا دھچکہ تھا۔ ہر چند مجھے اس کا پہلے سے ہی اندازہ تھا مگر اس طرح اچانک ایسا ہو جائے گا یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

اگلے دن صبح صبح جب شاہ جی اور ناشتہ لے کر آئے تو انہوں نے یہ بری خبر سنی۔ شاہ جی کو بھی بہت دکھ ہوا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے ضروری کاروائی کر کے ہمیں میت لے جانے کی اجازت دے دی۔ میت لے جانے سے پہلے انہوں نے پولیس انسپکٹر کو پیغام دے کر بلوایا۔ اور پھر سب کی موجودگی میں شیخ صاحب کی آخری وصیت پڑھ کر سنائی۔ اس وصیت کے مطابق ان کی صرف ایک ہی جائیداد تھی اور وہ تھا انکا مکان۔ وہ انہوں نے میرے نام کر دیا تھا۔ اور خاص طور پر لکھا

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھا کہ اس مکان میں جو کچھ بھی ہے وہ میرے حوالے کر دیا جائے۔
آخر میں انہوں نے میرا اور شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا تھا کہ ہم نے
ان کو ان کے آخری ایام میں اپنوں کا پیار دیا۔
اصل میں ان کی وصیت کے یہ آخری الفاظ ہی میرا انعام تھے۔ ان
الفاظ کے لیے ہی شاید میں نے یہ سب کچھ کیا تھا۔ ایک آدمی کو مرتے
وقت یہ احساس دیا کہ کوئی اپنا ان کی دیکھ بھال کے لئے موجود
ہے۔ یہ یقیناً ایک مرتے ہوئے آدمی کے لئے خاص بات تھی خاص
طور پر ایک ایسے انسان کے لئے جس کا اپنا کوئی بھی نہیں تھا۔
ان کی تدفین سے فارغ ہو کر میں نے شاہ جی سے ملاقات کی۔ ان کو
بتایا کہ شیخ صاحب کی جائیداد میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں وہ مہربانی کر
کے اس کو بیچ دیں اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنے
مدرسے کو وسعت دے لیں۔ کچھ تذبذب کے بعد وہ راضی ہو

www.islamiurdubook.blogspot.com

گئے۔ اس کے بعد میں نے کوئی اور عامل یا بزرگ ڈھونڈنے کا قصد کیا۔ اس سلسلے میں شاہ جی نے معذرت کر لی کہ ان کی نظر میں کوئی اور نہیں ہے جو یہ کام کر سکے۔ مجھے بڑی بے چارگی کا احساس ہو رہا تھا۔ شیخ صاحب کی وفات کے تیسرے دن اچانک مجھے شاہ جی کی طرف سے بلاوہ آ گیا۔ میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بتایا۔

"بیٹا!۔۔۔ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر اسباب بنانے والا ہے۔" ان کے لہجے میں عجیب سی خوشی تھی۔ "اصل میں شیخ صاحب نے اپنی آخری وصیت میں بہت کچھ ہمیں دے دیا تھا مگر ہم کو اس کا ادراک نہ ہو سکا۔"

"کیا مطلب" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"انہوں نے اپنی وصیت میں لکھا تھا کہ ان کے مکان میں جو کچھ بھی ہے اسے تمہارے حوالے کر دیا جائے۔ اس پر عمل کے لئے آج میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

اور انسپکٹر صاحب جب ان کے مکان پر پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے پورے گھر میں سوائے ایک چارپائی، ایک موڑھا، چند برتن اور ایک صندوق کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔ جب صندوق کھولا گیا تو ایک بہت ہی مفصل کتاب برآمد ہوئی جو شیخ صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی۔ جب میں نے تھوڑا سا اس کا مطالعہ کیا تو میں حیران رہ گیا۔ یقیناً یہ ہی وہ اثاثہ تھا جو انہوں نے تمہارے حوالے کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔" شاہ جی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ خود اٹھ کر گئے اور اندر سے ایک نیلے لحاف میں لپٹی کتاب لے کر آئے۔ مجھے پکڑاتے ہوئے کہنے لگے۔

"یہ شیخ صاحب کی عمر بھر کے تجربے کا نچوڑ ہے۔" ان کی آواز کانپ رہی تھی۔ "اس میں شیخ صاحب نے ان تمام عملیات کی تفصیل لکھی ہے جن کو وہ استعمال کرتے تھے اور جن کے استعمال سے وہ ہر قسم کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

جن اور ماہر جادوگر سے آسانی سے نمٹ لیتے تھے۔ یہ نادر نمونہ ان کے اپنے تجربات کی روشنی میں تیار ہوا ہے۔ مجھے امید ہے تم اس کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہو۔"

مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ بہر حال میں نے وہ کتاب لی اور شاہ جی کا شکریہ ادا کر کے گھر آ گیا۔ گھر آ کر میں نے اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا۔ شیخ صاحب نے اس کتاب میں واقعی اپنے سارے تجربے کا نچوڑ ڈال دیا تھا۔ ان کی کتاب کا تقریباً اسی فیصد حصہ جنات کے بارے میں تھا اور باقی بیس فیصد حصہ کالے جادو کے ماہروں سے نمٹنے کے عملیات سے بھرا ہوا تھا۔ سب سے اچھی بات یہ تھی کہ یہ تمام عملیات انہوں نے قرآن شریف سے لیے تھے جس سے اس بات کا کوئی امکان نہیں رہ جاتا تھا کہ ان کو کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو سکتا ہے۔ انہوں نے جنات کے بارے میں لکھا تھا کہ دو طرح

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے جنات اس دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ایک وہ جو اپنی فطری قوت کے ساتھ جنم لیتے ہیں اور تادم مرگ اسی قوت پر قائم رہتے ہیں۔مگر دوسری قسم ان جنات کی ہے جو اپنی قوت میں جادو کی مدد سے اضافہ کر لیتے ہیں۔جادو کے ذریعے وہ دو طرح سے قوت حاصل کر پاتے ہیں۔ایک نورانی طریقہ سے جو قرآن پاک میں موجود ہے اور دوسرے شیطانی طریقہ سے جو شیطان نے اپنے چیلوں کے لئے بنایا ہے۔دونوں صورتوں میں وہ عام جنات سے قوت میں بڑھ جاتے ہیں اور زیادہ پریشانی کا باعث بنتے ہیں جنوں کے ساتھ مقابلے کے لئے انسانوں کو تربیت کی مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔شیخ صاحب نے اپنی معلومات کی روشنی میں اسے تین درجات میں تقسیم کیا تھا۔

ا۔درجہ عرفان

www.islamiurdubook.blogspot.com

۲۔ درجہ قابض

۳۔ درجہ کمال

پہلے درجے میں سالک کو سورہ جن کا چلہ کرنا پڑتا ہے جو چالیس دن کا ہوتا ہے۔ اس چلہ کی کامیابی پر انسان جنات کا عرفان حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے اندر ایسے روحانی حواس بیدار ہو جاتے ہیں کہ وہ جنات کو نہ صرف محسوس کرنے لگتا ہے بلکہ اس کی آنکھ ان کو دیکھنے کے قابل بھی ہو جاتی ہے۔ اس درجے پر فائز لوگ ہی اگلے درجات کے عملیات کر سکتے ہیں۔

درجہ قابض کا مقصد کسی جن کو قابو میں کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لیے پہلے درجے پر فائز انسان کو کچھ آیات کریمہ کا ایک مخصوص چلہ سات دن تک کرنا ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ٹارگٹ جن کا نام چلہ کرنے والے کے علم میں ہو۔ چلہ کے دوران اس انسان کو جن کو اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے نام کے ساتھ روزانہ ایک مقررہ تعداد میں آوازیں دینا ہوتی ہیں۔ ساتویں دن وہ جن خود ہی حاضر ہو جاتا ہے اور غلامی کا عہد کرتا ہے۔

تیسرا درجہ جسے شیخ صاحب نے درجہ کمال کہا تھا اس کے لئے ضروری تھا کہ پہلا درجہ مکمل کیا ہو۔ پھر کچھ آیات کریمہ کے ورد سے جس جن کا بھی وہ انسان خیال کرے گا اس کے جسم میں آگ سے جلنے کی جلن شروع ہو جائے گی۔ اور جب تک وہ ورد کرتا رہے گا جلن بڑھتی ہی جائے گی حتی کہ وہ جن جل کر بھسم ہو جائے گا۔ اس جلن کو روکنے اور ختم کرنے کے لیے ایک اور آیات کریمہ کا ورد کرنا پڑتا تھا۔

آخر میں شیخ صاحب نے اپنی زندگی کے نچوڑ کے طور پر لکھا تھا کہ ان عملیات کو بغیر کسی اشد ضرورت کے نہ کیا جائے کیونکہ جنات کبھی بھی انسانوں کے غلام بننا پسند نہیں کرتے۔ اس عمل کو کرنے والے

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

تمام جنات کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔ اس طرح اسے ہر وقت باخبر رہنا پڑتا ہے کہ کوئی جن اس کو نقصان نہ پہنچا دے۔ دراصل پہلے درجے پر فائز شخص سلطنت سولومن کا باشندہ بن جاتا ہے۔ جو کہ جنات کی دنیا ہے۔ چونکہ انسان اس سلطنت کے بارے میں بہت ہی محدود معلومات رکھتے ہیں اور یہ عمل کر کے وہ تمام سولومن کے باشندوں کی نظر میں آجاتا ہے اس لئے اس پر بے شمار حملے ہونے لگتے ہیں جن سے بچاؤ ہر وقت باخبر رہ کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح اس عمل کے کرنے والے کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ جنات پہلے اس شخص کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور ناکامی کی صورت میں اس شخص سے متعلقہ ہر شخص کو نقصان پہنچاتے ہیں یہ دوسری بار تھا کہ میں نے سلطنت سولومن کا نام سنا تھا۔ مجھے اس کے بارے میں جاننے کا مزید شوق ہوا۔ میں نے آیان کو آواز دی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"جی آقا" آیان نے فوراً ہی جواب دیا۔

"بھئی میں تمہاری سلطنت سولومن کے بارے میں جاننے کا خواہش مند ہوں۔" میں سوال کیا۔

"آقا آپ حکم کریں۔" آیان نے ہمیشہ کی طرح خاص طور پر کوئی سوال پوچھنے کا کہا۔

"اس سلطنت کی ابتداء کب اور کہاں سے ہوئی؟" میں نے پوچھا۔

"آقا!۔۔اس سلطنت کی بنیاد حضرت سلیمان علیہ السلام نے بہت صدیاں پہلے رکھی تھی۔ان کی وفات کے بعد مختلف جن اور انسان اس پر حکومت کرتے آئے ہیں۔" آیان نے جواب دیا۔

"تم کہتے ہو کہ یہ سلطنت ہم آدم زادوں سے مختلف ہے۔ہم نے بھی پڑھا ہے کہ جن ہمارے ساتھ ہی اس دنیا میں رہ رہے ہیں مگر ہماری آنکھ ان کو نہیں دیکھ سکتی اور وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔پھر یہ انسان

www.islamiurdubook.blogspot.com

تمہاری سلطنت میں کیسے شامل ہو گئے اور نہ صرف شامل ہو گئے بلکہ انہوں نے حکمرانی بھی کی۔" میں نے اگلا سوال کیا۔

"آقا!۔۔۔اس سلطنت کے پہلے حکمران حضرت سلیمان علیہ السلام بھی ایک انسان ہی تھے۔ان کے دور سے اس سلطنت کا ایک آئین بنا ہوا ہے۔اس کے مطابق ہر وہ انسان جو جادو سیکھ لیتا ہے یا جنات کا عرفان حاصل کر لیتا ہے، وہ ہماری سلطنت کا حصہ بن جاتا ہے اور ہمارے سارے قانون اس پر لاگو ہو جاتے ہیں۔ہاں عام انسان اس زمرے میں نہیں آتے ہیں۔" آیان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سلطنت کا بادشاہ کیسے چنا جاتا ہے؟" میں نے اگلا سوال کیا۔

"پہلے بادشاہ کی وفات کے بعد کچھ لوگ جو بادشاہت کے لئے امیدوار ہوتے ہیں ایک بڑے میدان میں جنگ کرتے ہیں۔جو ان سب پہ فاتح ہوتا ہے وہی بادشاہ کہلاتا ہے۔تاہم ہمارا موجودہ بادشاہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

جو کہ ایک صدی سے بادشاہت پر قابض ہے غلط طریقے سے آیا تھا۔" آیان نے بتایا۔

"کیا مطلب؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"آقا!۔۔۔ ہمارا موجودہ بادشاہ ایک جن ہے جس کا نام ژبام ہے۔ اس سے پہلے جو بادشاہ تھا اسے کسی نے قتل کر دیا تھا وہ بھی ایک جن ہی تھا۔ مگر اس کے قاتل کا آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ جب نئے بادشاہ کے انتخاب کا وقت آیا تو ژبام اس کے امیدواروں میں شامل سب سے کمزور امیدوار تھا مگر اس نے چالاکی سے باقی تمام امیدواروں کو زہر دے کر مروا دیا۔ اس طرح وہ اکیلا ہی امیدوار بچا تھا جسے بادشاہ چننا پڑا۔ اب اس کی حکومت میں اصل معاونت اس کا ایک جادوگر جن طالش کر رہا ہے جو بہت عظیم قوتوں کا مالک ہے۔ اس کے بل بوتے پر ژبام بہت ظلم بھی کرتا ہے مگر کوئی اسے روکنے والا

www.islamiurdubook.blogspot.com

نہیں ہے۔" آیان نے مفصل طور پر بتاتے ہوئے کہا۔

"اچھا تمہاری سلطنت میں نئے آنے والے جادوگر انسانوں یا پھر وہ جو کسی جن کو غلام بنا لیتے ہیں کے لیے کیا قوانین ہیں۔" میں نے اصل سوال کی طرف آتے ہوئے کہا کیونکہ اس کی ساری باتیں ہی عجیب سی تھی۔

"آقا!۔۔۔ بہت سارے قانون ہیں۔ سب سے زیادہ استعمال ہونے والا قانون یہ ہے کہ ہماری سلطنت کا کوئی باشندہ آدم زادوں کی دنیا میں کسی حکومتی اہلکار پر جادو یا پھر اپنے غلام جن کی مدد سے کوئی ایسا کام سرزد کرلے جس سے حکومت کی عملداری میں فرق پڑے تو وہ شخص فوراً گرفتار کرلیا جاتا ہے۔ اس سے تمام طاقتیں واپس لے لی جاتی ہیں اور پھر اکثر اس کا اپنا غلام جن جو آزاد ہوا ہوتا ہے اس کو مار دیتا ہے۔ ظاہری بات ہے ایک عام انسان کا جن کے ساتھ کیا

www.islamiurdubook.blogspot.com

مقابلہ۔" آیان نے جواب دیا۔ آخر میں اس کا لہجہ کچھ فخریہ ہو گیا تھا۔

"ہاں میں نے بھی سنا ہے کہ بہت سارے جن اپنے مالکوں کو آزادی کے بعد مار دیتے ہیں۔" میں نے تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ "شاید اسی لئے تم بھی مجھ سے آزادی کی بات کر رہے تھے۔" میں نے مسکراتے ہوئے بات مکمل کی۔ "آقا!۔۔۔ آپ کی بات اور ہے۔" آیان نے جلدی سے کہا "آپ نے کوئی عمل کر کے مجھے قابو نہیں کیا کہ میں آپ کا دشمن ہو جاؤں۔ آپ کی والدہ نے مجھے آپ کی حفاظت کرنے کے لئے آپ کی غلامی میں دیا تھا کیونکہ وہ خود بہت ہی غیر معمولی حالات کا شکار تھیں۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ آپ نے میری طاقتوں کا کوئی غلط استعمال نہیں کیا۔ زیادہ تر آپ نے دوسرے انسانوں کی مدد ہی کی ہے جو ویسے بھی ثواب کا کام ہے۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" میں نے کہا "مجھے کسی جن کو غلام بنانے کا شوق نہیں ہے مگر حالات اس طرح کے ہیں کہ مجھے اپنے آپ کو اور اپنے دشمنوں کو پہچاننا ہے پھر میں فیصلہ کر سکوں گا کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے یا نہیں۔ تم بے فکر رہو۔ جس دن مجھے احساس ہو گیا کہ میں اپنی حفاظت بخوبی کر سکتا ہوں، میں تمہیں فوراً آزاد کر دوں گا۔"

میں نے اس کو تسلی دیتے ہوئے وعدہ کیا۔

"جیسے بھی آپ مناسب سمجھے۔ میرے آقا" آیان نے جواب دیا۔

"اس سلسلے میں میں کل سے ہی ایک عمل شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ چالیس دن کا ایک عمل ہے اور اس دوران تمہیں میری حفاظت کرنی ہے۔" میں نے آیان کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

"جی آقا!۔۔۔ مجھے معلوم ہے۔" آیان نے کہا اور میں چونک پڑا

"تمہیں کیسے معلوم ہے؟" میں نے اس سے سوال کیا

www.islamiurdubook.blogspot.com

نہ آقا!۔۔۔ چونکہ میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا ہوں اس لئے آپ جو بھی کتاب پڑھتے ہیں وہ میں بھی کبھی کبھار پڑھ لیتا ہوں۔ شیخ صاحب چونکہ جنات پر تجربات کرتے رہے ہیں اس لئے مجھے بھی ان کی کتاب میں دلچسپی تھی۔ تو میں نے بھی آپ کے ساتھ ساتھ اسے پڑھ لیا۔" آیان نے سادہ سے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا مگر اس کے جواب سے میرے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگی۔ اب مجھے اندازہ ہوا کہ اس کا میرے ساتھ ہمیشہ رہنا جہاں میرے لیے مفید ہے وہاں میری پرائیویسی کو بھی زک پہنچاتا ہے۔

اگلے دن سے میں نے سورۃ جن کا چلہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس کام کے لیے میں نے رات کے وقت چھت پر چلہ کرنے کا ارادہ کیا۔ بابا اور اماں کو اعتماد میں لیا اور چلہ شروع کر دیا۔ چند دن تو خاموشی سے گزر گئے مگر پھر عجیب و غریب واقعات شروع ہو گئے۔ مجھے عجیب و

www.islamiurdubook.blogspot.com

سولومن

عجیب چیزیں نظر آنے لگیں۔ کبھی میں بہت گھبرا جاتا۔ مگر پھر یکسوئی سے سورۃ پڑھتا رہتا۔ یہاں میری اس خامی نے میرے بہت مدد کی کہ جب میں پوری توجہ سے سورۃ پڑھ رہا ہوتا تھا تو مجھے اپنے اردگرد کی کچھ خبر نہیں ہوتی تھی اس طرح میری کافی ساری مشکلات آسان ہونے لگی۔ جب تیس دن پورے ہو گئے تو میں نے ایک خاص بات محسوس کی۔ اب مجھے ایک عجیب سے خوشبو کا احساس ہونے لگا تھا جو ہر وقت میرے اردگرد رہتی تھی۔ شاید یہ آیان کی بو تھی۔ آخری دنوں میں تو میں اتنا مگن ہو گیا کہ مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں ہوتا تھا۔ جس دن میں نے چلہ ختم کیا اس دن میں بہت خوش تھا۔ چلہ ختم کے میں بستر پر سو گیا۔ اگلے دن جب میں نے پہلی بار آیان کو آواز دی تو ایک دم مجھے وہ خوشبو آئی اور پھر ساتھ ہی میں نے اپنے پاس ایک عجیب سی مخلوق کو دیکھا۔ یہ مخلوق انسانوں کی طرح تھی مگر اس کے پاؤں نہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھے۔ مجھے احساس ہوا کہ وہ آیان ہے۔

"جی آقا!" آیان نے حسب معمول جواب دیا تو میں سمجھ گیا کہ یہی آیان ہے۔

"تم کہاں تھے" میں نے پوچھا۔

"آپ کے پاس ہی تھا" میں نے اس کے چہرے پر تغیر آتے دیکھا۔

"تم جھوٹ بولتے ہو" میں نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"آقا میں تھوڑی دیر کے لئے اپنے والد سے ملنے گیا تھا" اس نے جلدی سے بات بنائی۔

میں نے اس پہ ایک اور داؤ ٹیسٹ کرنے کا پروگرام بنایا۔ میں نے وہ والی آیات کا ورد شروع کر دیا جس سے کسی بھی جن کو تکلیف دی جا سکتی تھی اور ساتھ ہی اپنی توجہ آیان کی طرف کر دی کیونکہ وہ میرے

www.islamiurdubook.blogspot.com

سامنے بھی تھا تو میں نے فوراً ہی اسے تڑپتے دیکھا۔

"معاف کر دو آقا!۔۔۔اب جھوٹ نہیں بولوں گا۔" آیان نے بہت ہی تکلیف زدہ لہجے میں کہا۔میرا مقصد پورا ہو گیا تھا اس لئے میں نے دوسری آیات پڑھ کر اسے اس تکلیف سے نجات دلا دی۔

"دیکھو آیان!۔۔۔میں کوئی جابر مالک نہیں ہوں۔" میں نے دھیما لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔"اگر تم کو میں جانا ہو تو مجھے بتا کر چلے جایا کرو مگر جھوٹ مت بولنا۔"

"آقا!۔۔۔کبھی نہیں بولوں گا۔" آیان نے جلدی سے کہا۔اسے شاید ابھی تک حیرت تھی کہ میں نے اسے کیسے پکڑ لیا۔میں نے بھی اس کی حیرت دور کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

اب میں مکمل تیار ہو چکا تھا اس لئے میں نے ثوبان سے دو دو ہاتھ کرنے کا فیصلہ کیا۔میں نے آیان کو حکم دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"مجھے سلطان علی کی کوٹھی پر لے چل۔ باہر ہی رہنا" میں نے کہا۔

"جو حکم میرے آقا۔" آیان نے کہا۔ "آپ اپنی آنکھیں بند کریں۔"

اس بار میں نے آنکھیں بند نہیں کیں اور میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کیا کرتا ہے کیونکہ اب میں اس کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے غور سے میری آنکھوں کو دیکھا اور پھر بولا۔

"آقا!۔۔۔ آپ نے آنکھیں بند نہیں کی۔ مجھے ڈر ہے آپ گھبرا نہ جائیں۔" آیان نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"آیان!۔۔۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کیا کرتے ہو۔" میں نے فوراً ہی کہا۔

"جو حکم میرے آقا" آیان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے چشم زدن میں مجھے اٹھایا اور اتنی تیزی سے ہوا میں اڑا کہ میں چکرا گیا۔ اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا، ہم سلطان علی کی کوٹھی کے سامنے

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھے۔ مجھے ایسا ہی لگا جیسے میں نے ایک انتہائی تیز رفتار جیٹ جہاز میں سفر کیا ہو۔ سارے رستے کو میں نے دیکھا تھا مگر بہت ہی تیزی سے۔ یہ ایک مختلف مگر مزیدار تجربہ تھا۔

سلطان علی کی کوٹھی پر میں نے سیکورٹی گارڈ کو اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ اس نے اندر فون کیا اور پھر جلدی سے میرے لیے گیٹ کھول دیا۔ میں گیٹ سے ہوتا ہوا اندر لان میں آ گیا۔ اتنے میں میں نے اندر سے سلطان علی کو نکلتے دیکھا۔ وہ حیران سا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی پہچان گیا۔ جلدی سے ڈرائنگ روم کھلوایا گیا اور پھر وہی خاطر مدارت۔ میں نے سلطان علی سے اس کی بیٹی کے بارے میں پوچھا۔

"کیا بتاؤں چھوٹے سرکار!۔۔۔ وہ تو نہ زندوں میں ہے نہ مردوں میں۔" اس کے لہجے میں بڑا کرب تھا۔ "آپ کے بعد کم از کم پانچ اور عاملوں کو میں نے بلوایا تھا مگر کوئی کامیاب نہیں ہو سکا بلکہ ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

عامل کو تو اس نے زخمی کر دیا تھا اس لئے پھر میں نے کسی اور کو نہیں بلایا۔"

"چلو میں اس سے پھر ملنا چاہتا ہوں۔" میں نے اپنا مقصد بیان کیا۔

"ضرور سرکار۔" سلطان علی نے فوراً ہی کہا اور کسی ملازم کو دروازے کھلوانے کا کہنے لگا۔

اس بار جب میں اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ لڑکی اپنے بال درست کر رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی میں نے ایک اور انسان نما جن دیکھا۔ وہ بھی آیان ہی کی طرح تھا یعنی اس کی ٹانگیں نہیں تھی مگر بازو اور سر انسانوں کی طرح ہی تھا۔ ہمیں دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ پھر اس نے آیان کی طرف دیکھا اور اب چونکنے کی باری میری تھی۔ آیان نے اسے آنکھ سے کچھ اشارہ کیا۔ اور ساتھ ہی میں نے ثوبان کی آواز سنی۔

"اے آدم زاد!۔۔۔ تو پھر آ گیا ہے۔ اور اے آیان!۔۔۔ کیا تجھے اپنا

www.islamiurdubook.blogspot.com

انجام نہیں نظر آیا یہاں آتے ہوئے؟" ثوبان نے کہا

"میں مجبور ہوں ثوبان بھائی۔" آیان نے ثوبان کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ مجھے عجیب سا لگا۔

"اوثوبان کے بچے" میں نے کڑک دار لہجے میں کہا" آیان کو چھوڑ ذرا میرے ساتھ دو دو ہاتھ کر تم نے اگر اس بے چاری لڑکی کو نہ چھوڑا تو میرے سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

میں نے دیکھا کہ ثوبان آیان کی طرف حیرت سے دیکھ رہا ہے۔ آیان نے کچھ اشارے کیے جو میں سارے تو نہ سمجھ سکا مگر مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس نے ثوبان کو بتا دیا ہے کہ میں نے کوئی چلہ وغیرہ کیا ہے۔ ایک دم میں نے ثوبان کو اپنے قریب آتے دیکھا۔ اسی وقت میں نے اسے تصور میں لے کر آیات کریمہ کا ورد شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ثوبان کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا۔ جیسے جیسے میں پڑھ رہا تھا اس کی

تکلیف میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔ میں نے پانچ چھ بار ہی پڑھا تھا کہ اس نے چیخیں مارنا شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آیان کی طرف بھی مدد بھری نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا۔

اچانک آیان نے بھی چیخیں مارنی شروع کر دیں۔ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو حیران رہ گیا کہ اسے تکلیف بالکل نہیں ہو رہی تھی مگر وہ ایسے ہی چیخے جا رہا تھا۔ اب ساری گیم صاف صاف میرے سمجھ میں آ گئی۔ آیان ایکٹنگ کر کے مجھے جذباتی طور پر بلیک میل کر رہا تھا تاکہ میں ثوبان کو چھوڑ دوں۔

"آیان!۔۔ کیا ہوا؟" میں نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

"آقا!۔۔ ثوبان میرے پر وار کر رہا ہے۔ مہربانی کر کے مجھے بچا لیں۔" آیان نے ثوبان کو آنکھ ماری۔

"آیان!۔۔ تو سمجھ کہ تو جان سے گیا۔" ثوبان نے چیختے ہوئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

غصیلی آواز میں کہا۔وہ بھی اس ڈرامے میں اپنی تکلیف کے باوجود پورا پورا رنگ بھر رہا تھا۔

"اوہ اچھا۔۔۔میں ایسا بن گیا جیسے مجھے پتہ ہی کچھ نہیں۔مگر پھر میں نے آیان کی طرف متوجہ ہو کر وہی ورد شروع کر دیا۔آیان کا چہرہ حیرت اور پھر تکلیف سے بگڑ گیا۔

"آقا!۔۔۔یہ۔۔۔یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔" آیان کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی۔

"آیان!۔۔۔تجھے چیخنے کا بہت شوق ہے نا۔چل تیرا شوق پورا کر دوں" میں نے پچکارتے ہوئے کہا۔

آیان نے چونک کر میرے طرف دیکھا اور پہلی بار ہماری آنکھیں چار ہوئی۔

"اوہ آقا!۔۔۔تم تو مجھے دیکھ سکتے ہو۔" آیان نے جلدی سے کہا تو یان

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے چہرے پر بھی تکلیف کے باوجود میں رنگ بدلتے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے معاف کردو آقا!"۔۔۔آیان نے تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا۔"مجھے بڑی غلطی ہوئی"

"یہ تمہاری پہلی نہیں دوسری غلطی ہے اور مجھے دھوکہ دینے کی سزا بھی۔ اب جب تک ثوبان یہاں سے چلا نہیں جاتا اور اس لڑکی کو دوبارہ تنگ نہ کرنے کا وعدہ نہیں کرتا۔تم اسی تکلیف میں رہو گے۔"میں نے غضبناک ہوتے ہوئے کہا۔

"ثوبان چل بھاگ جا یہاں سے"آیان نے جلدی سے پینترا بدلتے ہوئے اب ثوبان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔اس بار اس نے کوئی اشارہ نہیں کیا تھا۔

"اے آیان کے آقا!۔۔۔میں اس لڑکی سے سچا پیار کرتا ہوں۔مجھے اس سے الگ مت کر۔"ثوبان نے گڑگڑاتے ہوئے عاجزی سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

کہا۔

"ثوبان!۔۔۔ میں تیرے پیار کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ میں تین تک گنوں گا اگر تم نہ گئے تو پھر تمہیں جلنا ہی پڑے گا۔" میں نے اسی طرح کڑک دار لہجے میں کہا۔

"ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین" میں نے گنا مگر وہ نہیں گیا۔ میں نے اس بار ثوبان کی طرف توجہ کرتے ہوئے ورد تیزی سے کرنا شروع کر دیا۔ ثوبان کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ دو تین منٹ میں اس کا برا حال ہو گیا۔ جب تکلیف اس کی برداشت سے باہر ہونے لگی تو اچانک اس نے گڑگڑا کر کہا

"میں چھوڑ رہا ہوں اس کو اے آدم زاد۔ اس عذاب کو بند کر دو" اس کے لہجے میں بہت کرب تھا۔

"چل چھوڑ پہلے۔" میں نے کہا اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ لڑکی

اچانک چکرا کر زمین پر گر پڑی۔

"لو چھوڑ دیا۔ اب تو خدا کے واسطے میرا عذاب کم کرو میں جلا جا رہا ہوں۔" ثوبان نے کہا۔

میں نے جلدی سے دوسری آیات کا ورد شروع کر دیا اور پھر ایک منٹ میں ہی میں نے ثوبان کے چہرے کو نارمل ہوتے ہوئے دیکھا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں اب جا رہا ہوں اے آدم زاد! ۔ مگر تو نے ہم عاشقوں کے بیچ آ کر اچھا نہیں کیا" ثوبان نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ میں نے جواب دینے کی بجائے پھر پہلی والی آیات کا ورد شروع کر دیا اور ثوبان اس طرح بھاگا جیسے تاشو بابا کا فٹن چھوڑ کر بھاگا تھا۔

"آقا مجھے تو معاف کر دو۔ میں لاعلم تھا کہ تو مجھے دیکھ سکتا ہے" آیان نے عاجزی کے ساتھ کہا۔

"آیان! ۔ ۔ ۔ میں اب سمجھ گیا ہوں کہ یہ شرارت تم جنوں کی فطرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں ہے۔ مگر خبردار۔ اب میں تمہارے پر اعتبار نہیں کروں گا۔ تم نے مجھے ایک بار نہیں کئی دفعہ دھوکہ دیا ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ جب میں اس قابل ہو جاؤں گا کہ اپنا دفاع خود کر سکوں تو تجھے چھوڑ دوں گا مگر اب اس واقعہ کے بعد ایسا ہونا ناممکن ہے۔" میں نے حتمی لہجے میں کہا اور پھر دوسری آیات کو پڑھ کر آیان کی تکلیف دور کر دی۔

"آقا! ۔۔۔رحم۔۔۔رحم!" آیان عاجزی سے گڑگڑایا۔ "تم اب اس قابل ہو چکے ہو کہ نہ صرف اپنا دفاع کر لو بالکل اب تو تم ہم جنوں سے بھی زیادہ طاقتور ہو چکے ہو۔ مجھ پر رحم کھا کر آزاد کر دو۔"

"نہیں! ۔۔۔اب ہم اس پر دوبارہ کبھی بات نہیں کریں گے۔" میں نے سخت لہجے میں کہا اور آیان بجھ کر رہ گیا۔

"جو حکم میرے آقا" اس نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ دراصل مجھے اس بات پر بہت غصہ آیا تھا کہ اس نے ثوبان کے ساتھ مل کر مجھے بے

وقوف بنایا تھا۔

اس کام کو نبٹا کر میں باہر نکل آیا۔ سلطان علی تیزی سے ایک ملازم کے ساتھ اندر گیا اور اپنی بیٹی کو لے کر باہر آ گیا۔ چونکہ اس کے پاس کوئی ایسا سسٹم تھا کہ وہ اندر کی کاروائی دیکھ سکتا تھا اس لئے اس کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے چپ چاپ باہر کا رخ کیا۔ مگر گیٹ پر پہنچنے سے پہلے ہی سلطان علی نے مجھے آلیا۔ آتے ہی وہ میرے پاؤں میں بیٹھ گیا۔

"سرکار!۔۔۔ آپکا یہ احسان میں ساری زندگی نہیں بھول سکوں گا۔"

اس نے عاجزی کے ساتھ کہا۔

"سلطان علی صاحب!۔۔۔ میں نے کوئی احسان نہیں کیا ہے۔"

میں نے روشندلی سے کہا۔ "یہ میرا فرض تھا۔ اور آپ مہربانی کر کے میرے پاؤں چھوڑ دیں۔ کیوں مجھے گناہ گار بنا رہے ہیں؟"

www.islamiurdubook.blogspot.com

سلطان علی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"حضور!۔۔۔میری درخواست ہے کہ آپ مجھ سے کچھ ناز نیاز لے لیں تا کہ میرے دل کو کچھ اطمینان ہو کہ میں نے آپ کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔" سلطان علی نے عاجزی سے کہا۔

"سلطان علی صاحب!۔۔۔میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں ناز نیاز نہیں لیتا۔" اس بار میں نے ذرا سختی سے کہا۔ "آپ مہربانی کر کے مجھے اجازت دیں اور اپنی بیٹی کا علاج کروائیں۔اس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے کیونکہ ایک جن نے کئی مہینوں سے اس کے جسم پر قبضہ کیا ہوا تھا۔"

یہ کہہ کر میں جلدی سے باہر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔سلطان علی وہیں کھڑا میری طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔باہر آتے ہی میں نے آیان کو کہا کہ مجھے گھر لے چلے۔ چند لمحوں بعد میں اپنے گھر

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں تھا۔

اگلے دو دن کوئی قابل ذکر بات نہیں ہوئی مگر تیسرے دن سلطان علی پھر آ ٹپکا۔

"چھوٹی سرکار! ۔۔۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کا مقصد دوسروں کے کام آنا ہے۔ میں بھی اس سلسلے میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتا ہوں۔" اس کے لہجے میں کوئی خاص بات تھی۔

"میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" میں نے حیرت سے پوچھا

"چھوٹی سرکار! ۔۔۔ ایک چھوٹا سا آپ کا آفس میں نے بنوا دیا ہے سرسید ٹاؤن میں۔ اور اخبارات کے ذریعے اشتہارات بھی دینے کا ارادہ ہے کہ اگر کوئی انسان میرے جیسی مشکل میں ہے تو وہ آپ سے رابطہ کرے۔ اس مقصد کے لئے میں نے کچھ لوگوں کو ملازمت پر رکھا

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہے جو ہر کیس کی جانچ کریں گے اور اگر وہ اسی طرح کا مافوق الفطرت کیس ہوا تو ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ آپ ہمیں وقت دیں۔ اس طرح آپ اور ہم دونوں ہی اس ثواب کے حق دار ہوں گے جو ان مجبور اور بے بس انسانوں کی مدد کر کے ملے گا۔" سلطان علی کے لہجے میں بڑا خلوص تھا۔

اس نے اس پیشکش کے ساتھ مجھے مشکل میں ڈال دیا تھا۔ اگر میں نا کر دیتا تو میرے اپنے مقصد کو نقصان پہنچتا تھا۔ آخر میں نے اس کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔

"ٹھیک ہے سلطان علی صاحب!۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو قبول کریں۔ میں حاضر ہوں جب بھی میری ضرورت ہو آپ مجھے بلا لیجئے گا۔" میں نے جواب دیا۔

"سرکار!۔۔۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ روزانہ یا کسی خاص دن ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

مقررہ وقت پر خود سائلوں سے مل لیں؟" سلطان علی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ "یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ میرے ملازم کسی طور پر معاملے کو جانچ نہ سکیں۔ یقیناً آپ اپنے علم سے بہت ساری پوشیدہ معلومات بھی لیں سکیں گے۔"

"ٹھیک ہے!" میں نے کچھ سوچ کر کہا۔ "میں ہر بدھ والے دن دو بجے سے شام چھ بجے تک وہاں پر موجود ہوں گا۔"

"یہ بہت بہتر رہے گا۔" سلطان علی نے جلدی سے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن میری یہ ایک شرط ہے" اچانک مجھے ایک خیال آیا تو میں نے فوراً کہا۔

"جی وہ کیا۔" سلطان علی نے چونک کر پوچھا۔

"آپ یا آپ کا کوئی ملازم کسی سائل سے کوئی نذر نیاز یا معاوضہ طلب

www.islamiurdubook.blogspot.com

نہیں کریں گے۔" میں نے حتمی لہجے میں کہا۔

"بے شک" سلطان علی نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ "آپ اس سلسلے میں مکمل طور پر بے فکر رہیں۔"

اس کے بعد یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ میں نے اپنی تعلیم جاری رکھی اور ساتھ ہی ساتھ یہ خدمت خلق بھی۔ کبھی کبھار کوئی قسمت کا مارا آ جاتا تو میں اس کی مدد کر کے اس کو جنات سے یا پھر کالے جادو کے کسی عمل سے چھٹکارا دلا دیتا۔ اس سلسلے میں شیخ صاحب کی کتاب میری استاد تھی۔ جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی تو میں اس کا حل اسی میں تلاش کرتا اور ہر بار مجھے کوئی نہ کوئی حل مل ہی جاتا۔ اسی دوران مجھے ایک دو بار پھر وہی خواب آیا اور اس نے مجھے الجھا سا دیا۔ اگر میں یہ ہی کام کرنے کے لیے پیدا ہوا تھا تو میں نے یہ کام شروع کر تو دیا تھا۔ پھر یہ یاددہانی ختم کیوں نہیں ہوئی؟ مگر اس کا میرے پاس کوئی جواب

www.islamiurdubook.blogspot.com

نہیں تھا۔ آیان بھی اب میرے ساتھ کافی سیدھا ہو گیا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مجھے پتہ چلا کہ وہ میرے سوتے ہی چلا جاتا تھا اور اپنے گھر میں ہی رات گزارتا تھا۔ اور اگلی صبح میرے اٹھنے سے پہلے واپس آ جاتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ جو اس نے یہ کہا تھا کہ وہ پندرہ سولہ سال سے گھر نہیں گیا تو سب جھوٹ تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اب میں اس کا مزاج شناس ہوتا جا رہا تھا۔ ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ اور پھر وہ ایک خاص واقعہ ہو گیا۔

ایک سائل ہمارے آفس میں آیا۔ اس کا قصہ بڑا ہی عجیب تھا۔ ان کا بیٹا جو پچیس سال کا تھا ایک سفر پر کوئٹہ گیا تھا مگر جب واپس آیا تو بدلہ بدلہ سا تھا۔ اب وہ ہندی بڑی روانی سے بولتا ہے جبکہ اس نے کبھی کوئی ہندی فلم بھی نہیں دیکھی۔ وہ کسی کو بھی نہیں پہچانتا بالکل اپنے آپ کو بھی گوپی کشن کے نام سے متعارف کرواتا ہے حالانکہ اس کا

www.islamiurdubook.blogspot.com

نام جاوید ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے جسم تو وہی ہے مگر اندر روح بدل گئی ہے۔ اسے اپنی پرانی زندگی بالکل بھی یاد نہیں ہے اور جو باتیں وہ اپنے بچپن کی کرتا ہے وہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔

اس کی پوری کہانی سن کر مجھے بھی بڑا اشتیاق ہوا کہ میں بھی اس سے ملوں کیونکہ یہ ذرا ہٹ کر کیس تھا۔ اس لیے میں اگلے ہی دن اس کے گھر چلا گیا۔ خاطر مدارت کے بعد وہ اس کو میرے سامنے لے آئے۔

"جے رام جی کی" اس نے آتے ہی مجھے گھور کر دیکھا مگر منہ سے صرف اتنا ہی کہا۔

"جاوید صاحب!۔۔۔ آپ ہندو کب سے ہوئے" میں نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔ ویسے مجھے اس بات کی حیرت تھی کہ اس کے قریب کوئی جن موجود نہیں تھا۔ شروع میں میرا اندازہ یہی تھا کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

کوئی جن ہے جو تنگ کر رہا ہے۔

"سلیمان بابو!۔۔۔ ہم تو کبھی مسلمان تھے ہی نہیں۔ یہ سب تو اس شریر کا کھیڈ ہے۔" اس نے میرے آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ اور مجھے حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔ اس کے سامنے کسی نے میرا نام نہیں لیا تھا اور اس کے والد صاحب بھی مجھے چھوٹی سرکار کے نام سے ہی جانتے تھے۔

"تو تم میرا نام بھی جانتے ہو؟" میں نے اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی!۔۔۔ اور یہ بھی کہ آپ اپنے ماتا پتا کی اصل اولاد نہیں ہیں۔" اس نے اس بار شریر سے لہجے میں کہا اور میں حیرت سے اچھل پڑا۔

"کیا مطلب" میں بمشکل یہ کہہ سکا۔

"مطلب یہ سلیمان صاحب عرف چھوٹی سرکار کہ ہم تمہارا سارا کچا

www.islamiurdubook.blogspot.com

پہچانتے ہیں اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ یہاں سے چلتے بنو۔ ہم ایک کام کے سلسلے میں اس شہر میں پر امپت ہوئے ہے۔ جیسے ہی ہمارا کام پورا ہوا ہم چلے جائیں گے۔ تم اپنے کام سے کام رکھو۔"

اس بار اس کا لہجہ کچھ دھمکی آمیز تھا۔

مجھے بہت حیرت تھی کہ وہ میرے بارے میں کچھ ایسی باتیں جانتا تھا جس کے میرے علاوہ یہاں کسی اور کو علم نہیں تھا مگر مجھے سو فیصد یقین تھا کہ یہ ایک جن ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس نے کسی جادو ٹونے سے میرے بارے میں یہ ساری باتیں معلوم کر لیں ہوں۔ تاہم مجھے یقین تھا کہ ایک بار میں اس کے وجود میں آگ والی جلن پیدا کی تو یہ طوطے کی طرح سب کچھ بولے گا۔ پھر میں پوچھ لوں گا کہ اسے میرے بارے میں کہاں سے معلومات ملیں۔

"دیکھو!۔۔۔ میں تمہیں ایک موقع دیتا ہوں۔ جاوید کو آزاد کر دو ورنہ

میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا۔" اس بار میں بھی ذرا کڑک دار لہجے میں کہا۔

"سلیمان بابو!۔۔۔ مجھے تو میرے گھر والے دو سو سال پہلے جلا چکے۔ اب تم کیا جلاؤ گے۔" اس کے لہجے میں طنز تھا۔ سب کے سامنے یہ انسلٹ میں برداشت نہ کر سکا اور میں نے فوراً ہی اس کی طرف توجہ کر کے ورد شروع کر دیا۔ میرا خیال تھا کہ ابھی اس کی چیخیں بلند ہونا شروع ہو جائیں گی مگر پانچ منٹ تک مسلسل ورد کرنے کے باوجود جب اسے کچھ نہ ہوا تو مجھے حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔ اچانک میرے کان میں آیان نے کہا۔

"آقا!۔۔۔ یہاں سے نکل چلو۔ یہ مشرقی سولومن کا ایک مخلوق عہدے دار ہے۔ اور بہت بڑا جادوگر۔ ایسا نہ ہو کہ لینے کے دینے پڑ جائیں۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں ابھی حیرت زدہ آیان کی باتوں پر غور کر رہا تھا کہ اچانک اس نے کہا۔

"اچھا!۔۔۔تو تم ہو وہ سلیمان جسے سہراب نے چھپانے کے لئے اپنی جان تک دے دی۔۔۔اور عظیم شوالہ بھی جس کے بل پر طالش سرکار سے ٹکرا گیا۔" اس کی آواز میں ایسا جوش تھا جیسے اس نے اچانک کوئی خزانہ پالیا ہو۔

www.islamiurdubook.blogspot.com